اِمامِ احمد رضا کانفرنس

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ

تم میرے فرمانبردار ہو جاؤ اللہ تمہیں دوست رکھے گا (کنز الایمان)

مجلّہ

سنۃ ۱۹۸۹ء

فیضِ خمیرت حسان

فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰن

ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی

HEARTIEST FELICITATIONS TO

IDARA-I-TAHQEEAT-E-IMAM AHMED
RAZA (REGD)

ON THE OCCASION OF IMAM AHMED RAZA
CONFERENCE 1988

FROM

AZAD GOODS CARRIAGE CO.

A TRUSTED NAME IN TRANSPORTATION

AL-ASLAM PLAZA, NAGIN CHOWRANGI
NORTH KARACHI — KARACHI.
PHONES: 653226-654678

بسم اللہ الرحمن الرحیم
۱۹۸۹ء
مجلہ
امام احمد رضا کانفرنس
سنہ ۱۴۱۰ھ ۱۹۸۹ء
ناظم مجلہ ـــــ منظور حسین جیلانی
مدیر اعلیٰ ـــــ وجاہت رسول قادری
مدیر ـــــ پروفیسر مجید اللہ قادری
معاون مدیر ـــــ نگار عرفانی چشتی صابری
سرورق ـــــ صادقین
ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی
۲۳۴/۷ نشیمن بلڈنگ اسٹریچن روڈ کراچی فون ۳۰، ۲۱۷۷

۵

حمد باری تعالیٰ

(مولانا حسن رضا خاں بریلوی)

ہے پاک رتبہ فکر سے اس بے نیاز کا
کچھ دخل عقل کا ہے نہ کام امتیاز کا

شہ رگ سے کیوں وصال ہے آنکھوں سے کیوں حجاب
کیا کام اس جگہ خِرد ِ ہرزہ تاز کا

لب بند اور دل میں وہ جلوے بھرے ہوئے
اللہ رے جگر ترے آگاہِ راز کا

غش آگیا کلیم سے مشتاقِ دید کو
جلوہ بھی بے نیاز ہے اس بے نیاز کا

افلاک و ارض سب ترے فرماں پذیر ہیں
حاکم ہے تو جہاں کے نشیب و فراز کا

اس بیکسی میں دل کو مرے ٹیک لگ گئی
شہرہ سنا جو رحمتِ بیکس نواز کا

مانند شمع تیری طرف لَو لگی رہے
دے لطف میری جاں کو سوز و گداز کا

تو بے حساب بخش کہ ہیں بے شمار جرم
دیتا ہوں واسطہ تجھے شاہِ حجاز کا

بندے پہ تیرے نفسِ لعیں ہو گیا محیط
اللہ کر علاج مری حرص و آز کا

کیوں کر نہ میرے کام بنیں غیب سے حسنؔ
بندہ بھی ہوں تو کیسے بڑے کارساز کا

صلی اللہ علیہ وسلم

نعتِ رسولِ مقبول

امام احمد رضا بریلوی قدس سرہٗ العزیز

لَمْ یَاتِ نَظِیْرُکَ فِیْ نَظَرٍ مثلِ تو نہ شد پیدا جانا
جگ راج کو تاج تورے سر سو ہے تجھ کو شہِ دوسرا جانا

اَلْبَحْرُ عَلَا وَالْمَوْجُ طَغٰی من بیکس و طوفاں ہوشربا
منجدھار میں ہوں بگڑی ہے ہوا موری نیّا پار لگا جانا

یَا شَمْسُ نَظَرْتِ اِلٰی لَیْلِیْ چو بطیبہ رسی عرضے بکنی!
توری جوت کی جھلجھل جگ میں رچی مری شب نے نہ دن ہونا جانا

لَکَ بَدْرٌ فِی الْوَجْہِ الْاَجْمَلْ خط ہالۂ مہ زلف ابر اجل
تورے چندن چندر پرو کنڈل رحمت کی برن برسا جانا

اَنَا فِیْ عَطَشٍ وَّسَخَاکَ اَتَمْ اے گیسوئے پاک اے ابرِ کرم
برسن ہارے رم جھم رم جھم دو بوند ادھر بھی گرا جانا

یَا قَافِلَتِیْ زِیْدِیْ اَجَلَکْ رحمے بر حسرتِ تشنہ لبک
مورا جیرا لرجے درک درک طیبہ سے ابھی نہ سنا جانا

وَاہًا لِسُوَیْعَاتٍ ذَہَبَتْ آں عہدِ حضورِ بار گہت
جب یاد آوت موہے کر نہ پرت دردا وہ مدینے کا جانا

اَلْقَلْبُ شَجٍ وَّالْہَمُّ شُجُوْن دل زار چناں جاں زیر چنوں
پت اپنی بپت میں کاسے کہوں مرا کون ہے تیرے سوا جانا

اَلرُّوْحُ فِدَاکَ فَزِدْ حَرْقًا یک شعلہ دگر برزن عشقا
مورا تن من دھن سب پھونک دیا یہ جان بھی پیارے جلا جانا

بس خامۂ خام نوائے رضا نہ یہ طرز مری نہ یہ رنگ مرا
ارشادِ احبّا ناطق تھا ناچار اس راہ پڑا جانا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منقبت

امام احمد رضا فاضل بریلوی

از مداح الحبیب حضرت مولانا جمیل الرحمٰن صاحب رضوی بریلوی علیہ الرحمہ

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری — رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری

علم کے ہیں گلستاں احمد رضا خاں قادری — باغِ دیں کے گلستاں احمد رضا خاں قادری

تیرا علم و فضل شان و شوکت و جاہ و حشم — شش جہت پر ہے عیاں احمد رضا خاں قادری

ہے عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں — اور وہ تیرے مدح خواں احمد رضا خاں قادری

صدقۂ شاہِ عرب یونہی رہا ہو بلند — تیری عزت کا نشاں احمد رضا خاں قادری

فتح دی حق نے تجھے اعدائے دیں پر دائما — تجھ پہ ہے حق مہرباں احمد رضا خاں قادری

حق اسے کہتے ہیں دیکھو رد نہ کوئی کرسکا — تیرا فتوائے اذاں احمد رضا خاں قادری

تھے وصی احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ — آپ کے اک رتبہ داں احمد رضا خاں قادری

خاندانِ پاک برکاتیہ کا چشم و چراغ — کہتے تھے نوری میاں احمد رضا خاں قادری

شاہ بیلی بھیت کے حضرت محمد شیر خاں — تھے تمہارے مدح خواں احمد رضا خاں قادری

رامپوری صابری چشتی میاں ناصر ولی — جانتے تھے تیری شاں احمد رضا خاں قادری

حاضر و غائب ترے حق میں دعاؤں کے لئے — عمر بھر کھولی زباں احمد رضا خاں قادری

محیِ سنت اور مجدد اس صدی کے آپ ہیں — اے امام مفتیاں احمد رضا خاں قادری

یاد رکھیں گے قیامت تک غلامانِ رسول — تیرے جلسوں کا سماں احمد رضا خاں قادری

اے مرے اچھے کے اچھے مجھ کو بھی اچھا بنا — صدقۂ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری

صدقۂ سرکار جیلانی پھلیں پھولیں مدام — مصطفےٰ حامد میاں احمد رضا خاں قادری

دے مبارک باد اُن کو قادری رضوی جمیل
جن کے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۹۸۹ء

سخن ہائے گفتنی

وجاہت رسول قادری

دور ہا باید کہ تا کودکے از لطف طبع
عالم گویا شود یا فاضل صاحب سخن
قرنہا باید کہ یک مرد حق پیدا شود
بو سعید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

ابن حجر ہیتمی مکی شافعی علیہ الرحمہ نے اپنی کتاب "الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفۃ النعمان" میں امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی عبقریت اور علوِ مرتبت پر دلائل دیتے ہوئے کسی کا یہ قول نقل کیا ہے کہ "کسی فوت شدہ شخصیت کے متعلق لوگوں کے مختلف الرائے ہونے سے اس کی علوِ مرتبت پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔"

یہ حقیقت ثابتہ امام اعظم کے زبردست مقلد اور تیرھویں صدی ہجری میں فقہ حنفی کے نابغۂ روزگار امام، شاہ احمد رضا بریلوی علیہ الرحمہ (۱۲۷۲ھ - ۱۳۴۰ھ / ۱۸۵۶ء - ۱۹۲۱ء) پر بھی صادق آتی ہے۔

امام ابو حنیفہ علیہ الرحمہ کی طرح امام احمد رضا فاضل بریلوی کی شخصیت سے بھی کچھ لوگ بہت محبت کرتے ہیں، وہ اُن کے علم و فضل کے مداح، سیرت و کردار کے گرویدہ اور فکر و نظر کے شیدائی ہیں تو دوسری طرف کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو اُن سے بیزار نظر آتے ہیں اور اپنے تعصب و تنگ نظری کی بدولت ان کے خلاف الحاد و زندقہ کا اتہام باندھتے ہیں، انھیں بدعتی، صراطِ مستقیم سے بھٹکا ہوا اور دین کو بگاڑنے والا قرار دیتے ہیں، انھیں سنتِ نبوی کا تارک بلکہ اس کی دانستہ خلاف ورزی کرنے والا، اور اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ انھیں بلا دلیل و برہانِ شرعی فتوے دینے والا ٹھہراتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس گروہ نے کبھی بھی آپ کے افکار و نظریات کو سمجھنے اور آپ کی تالیف و تصانیف کو بطور مطالعہ کرنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی سے بعض لوگوں کے شدید اختلافات اور گہرے تعصب کے اسباب تو بہت ہیں لیکن نازیبا رویّہ اور غیر منصفانہ روش کا سب سے بڑا سبب، جو دوسرے اسباب کے لئے اساس کی حیثیت بھی رکھتا ہے۔ یہ ہے کہ علم و فضل، سیرت و عمل اور شہرت کے میدان میں آپ کی "بلند قامتی" سے آپ کے معاصرین آپ کے سامنے اپنے علم و فضل کے باوصف "بونے" نظر آنے لگے اور انھوں نے شدید آتشِ حسد میں مخالفت

برائے مخالفت" کی روش اختیار کرلی۔ جبکہ تاریخی حقیقت یہ ہے کہ امام احمد رضا کی عبقریت، علمی وجاہت فنی مہارت، جزئیاتِ فقہ پر گہری دسترس، فطری ذکاوت و فطانت، علوم قرآن و حدیث پر استحضار و تبحر، علوم قدیمہ و جدیدہ پر کامل عبور، ستر سے زائد علوم و فنون میں حیرت انگیز مہارت اور اللہ اور اس کے رسولِ مکرم محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے بے پناہ محبت۔ ان اوصاف حمیدہ کا چرچا، آپ کے حلقۂ درس و تبلیغ بلکہ آپ کے بلاد و امصار کی حدود سے نکل کر، حرمین شریفین اور دیگر اسلامی ممالک پھیل گیا چنانچہ نہ صرف برصغیر پاک و ہند بلکہ سلطنتِ عثمانیہ اور دیگر اسلامی ممالک کے دُور افتادہ گوشوں تک آپکے قلم کی جولانی کا تذکرہ اور افکار و نظریات کا شہرہ ہوگیا۔ ذالِکَ فضل اللہ یؤتیہ من یشاءُ حق تو یہ ہے کہ امام احمد رضا کو اپنے معاصرین کے ہجوم میں جو فضیلت و برتری حاصل ہے اُس پر مختلف النوع علوم و فنون پر آپ کی تصانیف کثیرہ، خصوصاً آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ (۱۲ ضخیم جلدوں پر مشتمل) روزِ روشن کی طرح شاہدِ عادل ہیں۔

اگرچہ آپ کے مخالفین، آپ کی زندگی میں اور پھر آپ کے وصال کے بعد چند برسوں تک آپکے خلاف بہتان طرازی کرتے رہے اور اپنے بے پناہ وسائل نشر و اشاعت کو استعمال کرتے ہوئے نیز علمی بددیانتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے جھوٹے پروپیگنڈے سے امام احمد رضا کی صاف و شفاف شخصیت کو غبار آلود کرنیکی کوشش کرتے رہے لیکن اللہ کے فضل و کرم سے آپکی گرانمایہ علمی نگارشات کے شائع ہونے کے ساتھ ساتھ اب یہ کوشش لاحاصل اور بے اثر ثابت ہورہی ہے۔

اعلیحضرت فاضل بریلوی کے حلقۂ ارادت اور عقیدت مندوں نے بتوفیقِ ایزدی اپنے "رفیق و رہبر" (امام احمد رضا) کی زندگی اور مشن کو عام کرنے کے لئے برصغیر پاک و ہند اور اطراف و اکنافِ عالم میں انجمنیں، حلقے دائرہ ہائے فکر، کتب خانے، اشاعتی ادارے اور ریسرچ سینٹر قائم کئے اور اپنے محدود مادّی و مالی وسائل کے باوجود، گراں قدر خدمات انجام دے رہے ہیں ان میں سے ایک برین سیل (BRAIN CELL) کی سطح پر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا (رجسٹرڈ) کراچی ہے جو ۱۹۸۰ء سے اس صدی کے جلیل القدر اور قابلِ احترام روحانی و علمی رہبر و رہنما، امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کی شخصیت اور علمی کارناموں کو اپنے محدود مالی و مادّی وسائل کے باوجود متعارف کرانے کے لئے حسبِ توفیق خالص علمی و ادبی کام کر رہا ہے اور ہمارے ادارے کا اندازِ فکر مثبت ہے نہ کہ محض مخالفین و معاندین کی لغو گوئی اور فضولیات کا جواب دینا ہے، اس ادارے کے پیشِ نظر صرف امام احمد رضا کے علمی و ادبی، دینی و فقہی کارناموں کو روشناس کرانے کا مقصد ہے اور مخالفین کے لئے دعائے خیر لیکن جگر مرادآبادی کے اس شعر کے ساتھ ؎

اللہ اگر توفیق نہ دے، انسان کے بس کا کام نہیں
فیضانِ محبت عام سہی، عرفانِ محبت عام نہیں

بہرحال اس ہمہ گیر شخصیت، کثیر التصانیف مفکرِ دین اور مجددِ ملت کی دینی و فقہی، علمی و ادبی نگارشات

اور تالیفات کو دنیائے علم وادب کے گوشے گوشے میں پہنچانے کا فرض، ادارہ تحقیقات امام احمد رضا (کراچی) گذشتہ دس سال سے محدود فنی تعاون اور مالی وسائل کے باوجود انجام دے رہا ہے۔ اس دوران ملک کے نامور اور کہنہ مشق قلمکاروں، ادیبوں، شاعروں اور نقادوں کا تعاون حاصل کیا گیا ہے نیز شرکاء مسلک کے ساتھ ساتھ غیر جانبدار اور تحقیق حق کے متلاشی علماء واساتذہ کا تعاون بھی حاصل کیا جارہا ہے۔ تاہم اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ادارہ، اپنے مشن کی جدوجہد میں بتدریج کامیابی حاصل کررہا ہے۔ اور ہر سال اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کے متعلق متعدد کتابیں، صحیفے اور جریدے اردو، عربی اور انگریزی میں طبع وشائع کئے جاتے ہیں۔ سال ۸۹-۱۹۸۸ء کے دوران حسب ذیل لٹریچر شائع کیا گیا یا عنقریب منظر عام پر آنے والا ہے:-

۱۔ معارف رضا (جریدہ) جلد ہشتم — ادارہ — ۲۵۶ صفحات
۲۔ مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۸ء — ادارہ — ۸۸ صفحات
۳۔ معارف رضا (جریدہ) جلد نہم — ادارہ — ۲۷۲ صفحات
۴۔ مجلّہ امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۹ء — ادارہ — ۹۶ صفحات
۵۔ فتاویٰ رضویہ کا موضوعاتی جائزہ — پروفیسر مجید اللہ قادری — ۴۰ صفحات
۶۔ جہان مسعود — بی آر۔ منظہری — ۳۰۴ صفحات
۷۔ کمال مصطفےٰ — ذبیح محمد اسمٰعیل ترمذی — ۴۲ صفحات
۸۔ آئینۂ رضویات — پروفیسر ڈاکٹر مسعود احمد — ۳۳۶ صفحات
(ڈاکٹر مسعود صاحب نے اب تک اعلیٰحضرت فاضل بریلوی کی جتنی کتابوں پر مقدمات لکھے ہیں ان سب کو یکجا کردیا گیا ہے)
۹۔ امام احمد رضا کی سیرت وکردار (عربی) : جلال الدین نوری — زیر طبع — ۵۰۰ صفحات
۱۰۔ فتاویٰ عالمگیری وفتاویٰ رضویہ کا تقابلی جائزہ (اردو) : علامہ شمس الحسن شمس بریلوی — زیر طبع — ۴۰۰ صفحات
{زیر ترتیب وطبع، تقریباً مکمل ہوچکی ہے}

11. 'ECONOMIC GUIDELINES FOR MUSLIMS PROPOSED BY AHMED RAZA KHAN IN 1912 A.D'. – By M.A. Qadir (Pages 20). – 1988.

12. 'THE SAVIOUR' By Prof. Dr. Muhammed Masood Ahmed (The English Version of his Rahber-o-Rahnuma, Urdu, P-48). – 1989.

13. 'A FAIR GUIDE ABOUT REVOLVING SUN AND STATIC EARTH' By Imam Ahmed Raza Khan (English Version of his 'MOIN-E-MUBIN BAHAR-E SHAMS-O SUKOON-E ZAMIN', Urdu; P-32). – 1989

14. 'SPEECHES' (The English Version of the 'KHUTBAAT' (Urdu) of the All India Sunni Conference from 1925 to 1947, P-450). – 1989 (Under preparation, final Stage).

15. 'WALIULLAHI MOVEMENT AND IMAM AHMED RAZA KHAN', By Prof. Dr. Shafique Ali Khan (Original Book in English, under preparation - Pages-300). — 1989.

ہمارے قارئین اور عقیدت مندانِ امام احمد رضا علیہ الرحمہ کے لئے یہ امر باعثِ مسرت ہوگا کہ "لندن سینٹر فور پاکستان اسٹیڈیز۔ لندن" میں ۱۳ مئی سے ۱۵ جون ۱۹۸۹ء تک "تھرڈ لندن ایگزیبیش آف بکس فروم پاکستان" (پاکستان میں شائع ہونے والی کتابوں کی تیسری لندن نمائش) ہوئی جس میں ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے اپنی شائع کردہ تمام کتابیں مجلے اور جریدے (اُردو۔ عربی۔ انگریزی) نمائش میں رکھے جو ۱۹۸۰ء سے دسمبر ۱۹۸۸ء تک طبع و شائع کئے تھے اور جن کی تعداد ۳۲ تھی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ لندن میں کتابوں کی کسی نمائش میں اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی کتابیں یا اُن سے متعلق کتابوں کی نمائش ہوئی اور ہزارہا شائقین نے انھیں پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور یہ کتابیں مستقل طور پر "لندن سینٹر فور پاکستان اسٹیڈیز' لندن" (لندن مرکز برائے مطالعہ پاکستان) کی لائبریری میں شامل کردی گئی ہیں تاکہ شائقین مطالعہ بوقت ضرورت حاصل کرسکیں۔ اس سلسلہ میں ہم محترم اے مرزا اجمل صاحب "تمغۂ امتیاز" پاکستان میں لندن سینٹر برائے پاکستان اسٹیڈیز کے رابطہ کار (کوارڈینیٹر) کے تہہ دل سے ممنون ہیں۔

یہاں آپ کو یہ جان کر دلی مسرت ہوگی کہ اس وقت دُنیا بھر کی تقریباً بیس بائیس یونیورسٹیوں میں امام احمد رضا خاں بریلوی کی کتابوں اور علمی کارناموں پر مختلف اقوام اور ممالک کے اسکالر ریسرچ کررہے ہیں ان میں سے بعض ریسرچ پیپر یہ ادارہ شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

ادارے کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی کی حیاتِ مبارک اور علمی کارنامے عام کرنے کے لئے میڈیا کے ہر مؤثر شعبے سے فائدہ اٹھائے چنانچہ ہم پاکستان ٹیلی ویژن' کراچی کے بے حد ممنون ہیں کہ اس کے اربابِ اختیار نے ۲۲ جولائی ۱۹۸۹ء کو اپنے مشہور اور مفید معلوماتی پروگرام "ٹی وی انسائیکلوپیڈیا" میں امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کی زندگی اور علمی کارناموں پر مشتمل ایک جامع اور حسین دستاویزی فلم پیش کی جس کا دورانیہ تقریباً ۱۵ منٹ تھا۔ فلم کی یہ نمائش اس لئے خاص اہمیت کی حامل ہے کہ اس کے ذریعہ اعلحضرت کا بھرپور تعارف کل پاکستان بنیاد پر پہلی مرتبہ پیش کیا گیا۔ اعلیٰ حضرت کے وصال کو ۶۸ سال ہوچکے ہیں اور اس دوران انکی بے شمار تصانیف و تالیفات لاکھوں کی تعداد میں منظرِ عام پر آچکی ہیں اس کے باوجود آج بھی ملک کا ایک بہت بڑا طبقہ اعلیٰ حضرت کی بابت بہت کم جانتا ہے لہٰذا پاکستان ٹیلیویژن کے اس نشریئے نے اُن کے تعارف اور پیغام کو گھر گھر پہنچانے میں بڑی مدد کی ہے۔ اس پروگرام کی اہمیت اور پسندیدگی کا اندازہ اس امر سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کی نشرِ مکرّر کے لئے پاکستان ٹیلی ویژن کراچی اور اسلام آباد کو بے شمار خطوط اور ٹیلی گرام ملے اور یہ پروگرام ۱۲ اگست کی شب کو دوبارہ نشر کیا گیا اور جن عقیدت مندوں اور شائقین نے پہلی مرتبہ نہیں دیکھا تھا اب ان کی تسکینِ ذوق بھی ہوگئی۔

یہاں یہ تذکرہ بھی بے محل نہ ہوگا کہ اس پروگرام کی اسکرپٹ کی تیاری اور فلم کے لئے راقم کو یہ

سعادت حاصل ہے کہ بذاتِ خود بریلی شریف حاضر ہوا اور ہندوستان کے ماہر پیشہ ور ویڈیو کیمرہ مین کے تعاون سے اعلیٰ حضرت کے مزار ان کی جائے پیدائش اور دیگر متعلقہ مقامات کی عکس بندی اپنی نگرانی میں کروائی اور پاکستان ٹیلی ویژن کو بلامعاوضہ پیش کی نیز اس پروگرام کے اسکرپٹ کی تیاری سے لیکر اس کے نشر ہونے تک ہر مرحلے پر پاکستان ٹیلی ویژن سے تعاون کیا۔ ان تمام مراحل میں ادارے کے فائنانس سکریٹری جناب منظور حسین جیلانی صاحب کے مفید مشورے اور خوبصورت پلاننگ اور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب (سرپرست ادارہ) کی قدم بقدم رہنمائی نے پروگرام کو بہتر سے بہتر بنانے میں اہم کردار ادا کیا۔

اس موقع پر یہ ناسپاسی ہوگی اگر ہم سرپرستانِ ادارہ جناب علامہ شمس الحسن شمس بریلوی مدظلہ العالی محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد صاحب اور حمید اللہ قادری دامت برکاتہم عالیہ اور ارکان ادارہ خصوصاً جناب ریاست علی قادری صاحب (صدر) جناب شفیع محمد قادری صاحب (نائب صدر) جناب منظور حسین جیلانی صاحب (فائنانس سیکریٹری)، جناب مجید اللہ قادری صاحب (جنرل سیکریٹری) جناب عبدالقیوم خاں صابری صاحب (رابطہ سیکریٹری)، جناب امتیاز فاروق صاحب (آفس سیکریٹری) جناب اقبال احمد اختری صاحب (اسسٹنٹ سیکریٹری) جناب پروفیسر حافظ عبدالباری صدیقی صاحب (سیکریٹری اطلاعات و مطبوعات) اور خالد محمود صاحب کی کارکردگی کو نہ سراہیں جن کے خلوص و ایثار اور شب و روز کی محنت کی بدولت اس عظیم کانفرنس کا انعقاد اور اشاعت و طباعت کے تمام مراحل بآسانی طے ہو سکے۔ نیز ادارہ مجلہ اور دیگر شائع شدہ کی ترتیب و تدوین کے سلسلے میں معروف صحافی اور قلمکار محترم جناب نگار عرفانی چشتی صاحب کے خصوصی تعاون اور مساعی کے لئے ان کا بیحد ممنون ہے۔

آخر میں ہم اپنے ان تمام بزرگوں، دوستوں اور کرم فرماؤں کے شکر گزار ہیں جنہوں نے دامے درمے سخنے ہم سے تعاون کر کے ہماری ہمت افزائی کی اور امام احمد رضا کانفرنس کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

PRIME MINISTER'S SECRETARIAT (PUBLIC)
(OFFICE OF THE SPEECH WRITER)

SUBJECT:- IMAM AHMED RAZA KHAN CONFERENCE --- 1989
PRIME MINISTER'S MESSAGE

With reference to Ministry of Religious Affairs and Minorities Affairs (R&R WING) O.M.No. 3(4)/DDP/(R&R)/89 dated 29th July,1989 requesting the Prime Minister for a message on the occasion of the Imam Ahmed Raza Khan Conference---1989 to be held at Karachi by Idara-i-Tehqeeqat-e-Imam Ahmad Raza.

An approved message from the Prime Minister is forwarded herewith for onward transmission to the concerned quarter at the earliest.

(FARHATULLAH BABAR)
Consultant/Speech Writer
to the Prime Minister

Mr. Bashir Hussain Nazim,
Deputy Director (P),
Ministry of Religious Affairs
and Minorities Affairs,
ISLAMABAD

P.M.SECTT (PUBLIC) U. O.NO. 1(3)/89 dated Aug.26,1989

بسم اللہ الرحمن الرحیم

وزیرِ اعظم سیکرٹیریٹ (پبلک)
راولپنڈی

وزیرِ اعظم کا پیغام

علمی لحاظ سے کوئی قد آور شخصیت اس امر کی محتاج نہیں ہوتی کہ لوگ انہیں یاد کریں یا ان کا دن منائیں لیکن زندہ قومیں اپنے محسنوں کو ہمیشہ یاد رکھتی ہیں ۔

امام احمد رضا خان بریلوی جنوبی ایشیاء کی ان شخصیات میں سے تھے جن سے نہ صرف دنیائے علم و فضل نے فائدہ اٹھایا بلکہ عوام بھی ان کے روحانی فیوض سے مستفیض ہوئے ۔ آپ اس دور میں پیدا ہوئے جب مسلمانانِ جنوبی ایشیاء دینی و روحانی ، سیاسی و فکری اور معاشرتی و معاشی ناہمواریوں سے دوچار تھے ۔ استحصالی اور غاصب قوتیں انہیں ان کے رہے سہے حقوق سے محروم کرنے کے لئے محاذ بنا چکی تھیں ۔ ایسے میں دینِ محمد کے کچھ سپاہی اٹھے اور انہوں نے مسلمانوں کو اپنے اپنے انداز میں بیدار کیا ۔

امام احمد رضا خان بریلوی بھی دینِ محمد کے وہ سپاہی تھے جن کی زندگی عشقِ رسول سے عبارت رہی ۔ انہوں نے مسلمانانِ جنوبی ایشیاء کے دلوں میں عشقِ رسالت کی شمع روشن کی جو ان کا ایک ممتاز اور قابلِ ستائش کارنامہ ہے کیونکہ ہماری دین و دنیا میں کامیابی و کامرانی کا راز ذاتِ رسول سے عشق اور ان کی اتباع ہی میں پوشیدہ ہے ۔

آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم امام احمد رضا خان بریلوی کی جلائی ہوئی عشقِ مصطفی کی شمع کی روشنی میں قومی یکجہتی اور بھائی چارے کے لئے کام کریں ۔ یہ رمز مسلمانی بھی ہے اور وقت کی ایک اہم ضرورت بھی ۔

میں امام احمد رضا خان کانفرنس کے منتظمین کو اس کانفرنس کے انعقاد پر مبارک باد پیش کرتی ہوں ۔ اور امید کرتی ہوں کہ یہ کانفرنس مسلمانوں کے درمیان محبت و اخوت اور اتحاد و تنظیم کے فروغ کے لئے مثبت کردار ادا کرے گی ۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

KHAN BAHADUR KHAN

GOVERNMENT OF PAKISTAN
MINISTER OF STATE FOR RELIGIOUS AFFAIRS
AND MINORITIES AFFAIRS

Islamabad, the ....۵ — ۸ —.....19 ۸۹.

عنوان : وفاقی وزیر مذہبی امور جناب خان بہادر خان صاحب
کا امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر پیغام

مکرمی و محترمی ،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ ،

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ آپ ادارۂ تحقیقات امام رضا کے زیر اہتمام اعلٰحضرت مولانا شاہ قاری حافظ احمد رضا خاں صاحب بریلوی کی یاد میں کانفرنس کا انعقاد کر رہے ہیں ـ

میرے خیال میں ایسی ہستیوں اور شخصیتوں کی یاد میں کانفرنسوں کا انعقاد انہیں خراج عقیدت پیش کرنے کیلئے بہترین ذریعہ ہے ـ اس کار خیر سے ہم ایک طرف تو انہیں ایصال ثواب کرتے اور دوسری طرف ان کے علمی ، ادبی ، دینی و مذہبی معاشی و معاشرتی اور اصلاحی کارناموں سے نئی نسل کو آشنا کرتے ہیں جو ایک عظیم ملّی خدمت ہے ـ

آج کے دور میں جب مادیت کا اکثر قلوب و اذہان پر قبضہ نظر آتا ہے ، خاص کر عشق مصطفٰے کی بات کرنا ایک قابل ستائش عمل ہے ـ اعلٰحضرت نے مسلمانوں میں عشق مصطفٰے کی جو شمعیں روشن کیں وہ ہمیشہ مطلع دل پر جگمگاتی رہیں گی اور ہم عشق مصطفٰے کی مشعلیں لئے انشاء اللہ اپنی منزل پا لیں گے ـ

مجھے امید ہے کہ کانفرنس میں اتحاد بین المسلمین کا موضوع جو دینی و ملکی منفعت اور مفاد میں ہے اجاگر کیا جائے گا کیونکہ عشق مصطفٰے ہم سے تقاضا ہی اسی بات کا کرتا ہے کہ مسلمان آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں اور حضور علیہ السلام کی محبت کے انوار سے باہمی منافرت کی ظلمتوں کو دور کریں ـ

میری دعا ہے کہ امام احمد رضا کانفرنس ہر لحاظ سے کامیاب کامران ہو اور اللہ تعالٰی آپ کو اپنی جناب سے بہترین اجر و ثواب عطا فرمائے ـ امین ،

والسلام

خان بہادر خان

(خان بہادر خان)

جناب سید وجاہت حسین قادری صاحب
ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا ، تیسری منزل نشیمن بلڈنگ
سٹریچن روڈ کراچی ـ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

Off. 521277
514341
516051/18

Res: 675…
681788
687778

PROVINCIAL ASSEMBLY OF SIND

A. Razique Khan
DEPUTY SPEAKER

Dated: 27th July 1989.

پیغام

محترمی وجاہت رسول قادری صاحب،

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

آپ کا گرامی نامہ بمعہ ایک عدد مجلہ 88 کے موصول ہوا۔ یاد آوری کا شکریہ۔

یہ جان کر خوشی ہوئی کہ "ادارۂ تحقیقات احمد رضا" اپنی سابقہ روایات کے مطابق ستمبر ۸۹ میں قائد اہلِ سنت اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان کی بے مثال شخصیت کی یاد میں ایک عظیم الشان کانفرنس کا انعقاد کر رہا ہے اور ایک مجلہ بھی ترتیب دے رہا ہے۔

اعلیٰ حضرت کی شخصیت پر کچھ لکھنا مجھ حقیر پُر تقصیر کے لئے سورج کو چراغ دکھانے کے مترادف ہے۔ ان کے علمی، دینی اور ملی خدمات کا دائرہ بے حد وسیع ہے۔ وہ جید عالم، مفتی، فقیہ اور جلیل القدر محقق تھے آج بھی بے شمار تاریک راہوں کے راہی ان کی روشن تحریروں سے استفادہ کرتے ہیں۔

آپ سچے عاشقِ رسول تھے ان کے عشق کی سچائی ہے کہ آج بھی کروڑوں عقیدت مند نہ صرف ان کا نام عزت و احترام سے لیتے ہیں بلکہ ان کے کام کو بھی قدر و منزلت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ان کی تحریریں روشنی کا ایسا چراغ ہیں جو اہلِ علم و بصیرت کے دل و دماغ کو منور کرتی رہی ہیں اور تا قیامت کرتی رہیں گی۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

میری دعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا" کو اعلیٰ حضرت کے فکر و فلسفہ کی ترویج و تحقیق کے لئے ہمت و طاقت عطا فرمائے۔ آمین

خیر اندیش

عبدالرزاق خان

فون نمبر دفتر : ۷۳ ۲۶ ۴۴
۷۳ ۲۱ ۶۱/۲۱۰
۷۳ ۲۱ ۶۹/۲۱۲

بلدیہ عظمیٰ کراچی

میئر کراچی

محمد علی جناح روڈ، کراچی

مراسلہ نمبر

مورخہ ۔۔ اگست ۱۹۸۹ء

پیغام : امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۹ء

مجھے یہ جان کر مسرت ہوئی کہ آپ کا ادارہ عظیم مفکر اسلام، نابغۂ روزگار فقیہ اور اسلامیانِ ہند کے سیاسی اور فکری رہنما اعلیٰحضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی یاد میں ہر سال ایک شاندار قومی کانفرنس منعقد کرتا ہے۔

اعلیٰحضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی تاریخ ساز شخصیت اربابِ علم و دانش کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں۔ ان کی قرآن فہمی، علم حدیث پر ان کی گہری نظر، دیگر علوم اسلامیہ اور علوم جدیدہ و قدیمہ پر ان کی حیرت انگیز دسترس ان کی اب تک کی شائع شدہ تصانیف سے ابھر کر سامنے آئی ہے جو ان کی قد آور شخصیت کے اعلیٰ مقام کو اجاگر کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حرمین شریفین اور بلاد اسلامیہ کے علاوہ اب بین الاقوامی سطح پر ان کی بلند قامت علمی شخصیت کو تسلیم کیا جا رہا ہے۔

لیکن بایں ہمہ علم و فضل میرے خیال میں امام احمد رضا علیہ رحمۃ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ قدس کے ادب و آداب مسلمانوں کو اپنے علم و عمل سے تعلیم فرمائے۔ انہوں نے اپنی ساری زندگی اتباعِ سنت اور عشق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں بسر کی۔ کروڑوں مسلمانوں کے دلوں میں محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چراغ روشن کئے۔ یہ اسی چراغ مصطفوی کا فیض تھا کہ برصغیر پاک و ہند کے مسلمان، ہندوؤں، انگریزوں اور منافقوں کی باطل قوتوں کے آگے استقامت و استقلال کا پہاڑ بن کر ڈٹ گئے اور پاکستان کے حصول کی جدوجہد کو کامیابی سے ہمکنار کیا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ امام احمد رضا علیہ رحمۃ کے عشق و یقین اور علم و آگہی کے اس چراغ کو ادارہ تحقیقات امام احمد رضا اسی طرح روشن و تاباں رکھے اور اکنافِ عالم میں اس چراغ سے چراغ جلتے رہیں
اے رضا جانِ عنادل ترے نغموں کے نثار ۔ بلبلِ باغِ مدینہ ترا کہنا کیا ہے ۔

خادم شہر
فاروق ستار
(ڈاکٹر محمد فاروق ستار)
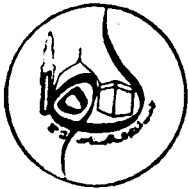
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

NATIONAL HIJRA COUNCIL

Dr. N. A. Baloch,
Adviser

Office Telephone: 820475
20 - Masjid Road, F-6/4,
Islamabad, 12 Ziquad 1409
17 June 1989

Janab Qadri Saheb,

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

I have received your reminder of June 13, 1989, and apologise for not having responded in time to your letter of 26 April 1989.

Here below are my comments on the life and work of Imam Ahmed Raza Khan through they are inadequate to meet the objective for which they are being invited.

The highly honoured saint schoalr Ahmed Raza Khan was one of the greatest Muslim luminaries of the Indo-Pakistan Sub-continent. His contribution towards strengthening the foundation of the faith and advancing the cause of education and scientific knowledge stands un-excelled in many respects. He was a great teacher of his times and also a great leader in religious, social and political thought. The Brelvi Movement founded by him contributed not only to the religious revival among the Muslims but also to their political consciousness which also strengthened the Pakistan Movement.

With apologise and kind regards,

Sincerely yours,

N. A. Baloch

Mr. Wajahat Rasool Qadri,
Vice President,
Idara-i-Tehqeeqat-e-Imam Ahmed Raza,
234/7 3rd Floor,
Nasheman Building,
Stretchen Road,
KARACHI. 74200

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شیخ الجامعہ

کراچی یونیورسٹی، کراچی

۲/ستمبر ۱۹۸۹ء

پیغـــام

÷÷÷÷÷

مجھے یہ جان کر بڑی مسرت ہوئی کہ ہرسال کی طرح امسال بھی ادارہ تحقیقات امام رضا امام اہلسنت مجدد دین و ملت علامہ الشیخ احمد رضا البریلوی کی یاد میں عظیم الشان تقریب کا اہتمام کررہا ہے جو درحقیقت امام موصوف علیہ الرحمتہ کی علمی و تحقیقی، تصانیفی، ملّی ۔ مذہبی خدمات کو متعارف کرانے میں بڑی مدد ملے گی۔ میری رائے میں امام موصوف کی جلیل القدر خدمـات کو یاد کرنے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کے نام پر کوئی ایسا علمی ادارہ قائم کردیا جائے جس سے انہیں اس کا ثواب حاصـل ہوتا رہے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالی اپنے حبیب کے طفیل اس تقریب کو کامیابی سے ہمکنار فرمائے آمین ۔

شکریہ

منظور الدین احمد

(پروفیسر ڈاکٹر منظور الدین احمد)

TELEX. 2748 JANG PK
5521 JNG RP PK
CABLE: DAILYJANG
TELEPHONE: 210710 (Ten lines)

JANG
PAKISTAN'S LEADING NEWSPAPER
WITH THE LARGEST CIRCULATION

ALSO PUBLISHED FROM:
LAHORE 13-SIR AGHA KHAN ROAD (DAVIS ROAD)
PHONE: 305820 (Five Lines) 305025 305026
RAWALPINDI AL-RAHMAN BUILDING MURREE ROAD
P.O. BOX No. 30 PHONE 70223 (Five Lines)
QUETTA JAMIAT RAI ROAD PHONE: 70515 73064
LONDON 57-LANT STREET LONDON SE 1 IQN
TELEX: 28208 JANG UK
PHONE: 01-403 - 5833/01 - 403 - 4122

I.I. CHUNDRIGAR ROAD
P.O. Box No. 52, KARACHI

۲، ستمبر ۱۹۸۹ء

پیغام

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ ادارہ تحقیقات امام احمد رضا، حسب روایت اس سال بھی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان بریلوی کی یاد میں ۱۰، ستمبر ۱۹۸۹ء کو امام احمد رضا کانفرنس منعقد کر رہا ہے۔ ماضی قریب میں اُبھرنے والے اکابرین اسلام کی شخصیتوں میں اعلیٰ حضرت کی شخصیت بڑی نمایاں نظر آتی ہے۔ اُن کی شخصیت کو اُس ہشت پہلو ہیرے سے مشابہ قرار دیا جا سکتا ہے جس کے ہر پہلو سے روشن اور رنگ برنگ کی کرنیں پھوٹتی نظر آتی ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کی قد آور شخصیت کا احاطہ چند جملوں میں مکمل کرنا بے حد مشکل بلکہ ناممکن ہے۔ امام صاحب نہ صرف ایک جیّد عالم دین تھے بلکہ انہیں ریاضی کے ساتھ ساتھ دیگر علوم میں بھی مکمل دسترس حاصل تھی۔ تاریخ میں ایسی شخصیات کم ہی ملیں گی جنہیں بیک وقت کئی ایک علوم میں عبور حاصل ہو۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تمام عمر اتباع سنت اور عشقِ محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں گذری۔ اُن کی تصنیفات میں علم العقائد الکلام، علم نحو، علم منطق، علم بیان اور علم معانی کے گہرے نقوش نظر آتے ہیں۔ تحریر و تقریر میں اعلیٰ حضرت کی مہارت کا کوئی جواب نہیں تھا۔ برصغیر پاک و ہند میں موجود اعلیٰ حضرت کے حلقۂ اثر میں شامل کروڑوں تشنگان علم، ان کے چھوڑے ہوئے علمی و فکری خزانے سے فیضیاب ہو رہے ہیں۔

میری دعا ہے کہ اعلیٰ حضرت کی یاد میں منعقد ہونے والی یہ عظیم الشان کانفرنس اُن کی قد آور شخصیت کے روشن پہلوؤں کو نمایاں کرنے میں اہم کردار ادا کرے اور اعلیٰ حضرت کے علمی و فقہی کارناموں کی ترویج میں معاون ثابت ہو۔

میر خلیل الرحمٰن
ایڈیٹر انچیف
روزنامہ جنگ۔

تعارف

سرپرست وارکینِ مجلسِ عاملہ

سرپرست

حضرت علامہ شمس الحسن شمس المعروف بہ شمس بریلوی

آپ دنیائے علم وادب کی ایک مشہور و معروف شخصیت ہیں۔ تقریباً چالیس کتابوں کے مصنف ہیں۔ آپ کی تصانیف نہ صرف خواجہ تاشان رضویت کے لیے باعث فخر و نازش ہیں بلکہ غیروں نے بھی آپ کی علمی اور ادبی صلاحیتوں کا اعتراف کیا ہے۔ آپ نے معارفِ رضا اور ادارہ تحقیقاتِ امام رضا کو ہمیشہ اپنی نگارشات سے نوازا۔ معارف رضا میں آپ کے تحقیقی مضامین بڑے بلند مقام کے حامل ہوتے ہیں۔ خواجہ تاشان رضویت آپ کا یہ احسان کبھی نہیں بھول سکتے کہ آپ نے حضرت امام رضا کے نعتیہ کلام کا تحقیقی اور ادبی جائزہ پیش کرکے دنیائے رضویت کی ایک بے مثال خدمت انجام دی ہے ادارہ آپ کی ایک محققانہ کتاب "امام احمد رضا کی حاشیہ نگاری" کی جلد اوّل ۱۹۸۵ء میں اور جلد دوم ۱۹۸۶ء میں پیش کرچکا ہے۔ حکومتِ پاکستان کے زیرِ اہتمام ۱۹۸۶ء میں منعقد ہونے والے مقابلۂ کتبِ سیرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں آپ کی تحریر کردہ کتاب "سرورِ کونین کی فصاحت" کو اوّل انعام کا مستحق قرار دیا گیا۔ اور صدر جنرل محمد ضیا الحق نے سند اور نقد انعام سے آپ کو نوازا۔

سرپرست

والا مرتبت محقق و دانشور پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

(پی ایچ ڈی، پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ سندھ)

آپ دنیائے رضویت میں اپنی تحقیقات اور امام احمد رضا قدس سرہٗ پر اپنی بہترین محققانہ نگارشات کے باعث ایک محبوب و مشہور شخصیت ہیں۔ بلا خوفِ تردید یہ بات کہی جاسکتی ہے کہ آپ نے اپنی فکر کے انمٹ اور انمول جواہر پارے جو دنیائے رضویت کے سامنے پیش کیے ہیں۔ خواجہ تاشانِ رضویت اس کے شکر سے کسی طرح بھی عہدہ برآ نہیں ہوسکتے۔

آپ نے اپنے زورِ قلم سے اعلیٰحضرت امام رضا کے علمی، تحقیقی اور مذہب حنفی پر آپ کی فقید المثال تحریروں کا لوہا غیروں سے بھی منوالیا۔ آپ پندرہ سال سے شب و روز اسی کوشش میں مصروف ہیں کہ زمانے کی نامساعدت سے جو دبیز پردے اعلیٰحضرت امام رضا کی عروسِ فکر پر پڑے ہوئے تھے ان کو اٹھا کر اس شاہدِ رعنا جمالِ ہوش ربا سے نگاہوں کو حیرت زدہ کردیں۔ آپ کی تخلیقات میں "اُجالا" ایک شاہکار حیثیت رکھتا ہے۔ ادارہ نے اس کا سندھی میں ترجمہ آپ کی خدمت میں ۱۹۸۶ء میں پیش کیا تھا۔ اس سال آپ کے قلم کا ایک اور شاہکار اور فکر کی ایک اچھوتی تخلیق "رہبر و رہنما" پیش کرکے ہم اپنا سر افتخار سے بلند کررہے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب نے نہ صرف اپنی تخلیقی سرگرمیوں کے ذریعے فاضل بریلوی کی شخصیت اور ان کے ذہنی و علمی کارناموں کو عوام النّاس میں روشناس کروایا ہے بلکہ بین الاقوامی سطح پر امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت اور ان کی تصانیف کو متعارف کروانے میں بھی بڑی گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

سرپرست

عالیجناب شیخ حمید اللہ صاحب قادری حشمتی

ادارۂ تحقیقات امام رضا آپ کی سرپرستی پر نازاں ہے اور کیوں نہ نازاں ہو کہ اس مادہ پرستی اور حُبِّ زر کے دور میں اللہ تعالیٰ کے کرم و فضل سے ایسے صاحبانِ کرم بھی موجود ہیں جن کے سامنے کچھ گزارشِ احوالِ واقعی کی ضرورت بھی نہیں آتی بلکہ آپ کی دوررس نگاہ ادارہ کی مالی ضروریات سے باخبر رہتے ہوئے ہر وقت تعاون کے لیے آمادہ رہتی ہیں۔

آپ کو اعلیٰحضرت امام رضا قدس سرہٗ کی ذاتِ والا سے ایک خصوصی نسبت اور تعلقِ خاطر ہے۔ آپ کے شیخ طریقت، والا مرتبت شیرِ بیشۂ رضویت مولانا حشمت علی اعلیٰحضرت کے ایک مخلص شیدائی اور مبلغِ رضویت تھے۔ شیخ حمید اللہ صاحب بھی اسی راہ پر گامزن ہیں اور اپنے مالی تعاون سے دنیائے رضویت کی اہم خدمت انجام دے رہے ہیں۔ فجزاہ اللہ احسن الجزا۔

بانی و صدر ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا

سیّد ریاست علی صاحب قادری رضوی

ادارۂ تحقیقاتِ امام رضا قدس سرہٗ کو اگر ایک جسد سے تعبیر کیا جائے تو ہمارے سیّد صاحب اس کی روح ہیں۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام رضا کی یہ شہ رگ اور ایک وتین ہیں کہ اُس کے سارے جسم میں اس کے ذریعے خون پہنچ رہا ہے۔ سیّد صاحب، اعلیحضرت امام رضا قدس سرہٗ کے فرزند اصغر حضرت مولیٰنا مصطفیٰ رضا خان المعروف مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ سے مشرف بہ بیعت ہیں اور خلیفہ ماذون و مجاز ہیں۔ سیّد صاحب کے والدِ ماجد اعلیحضرت سے مشرف بہ بیعت تھے۔

ٹیلی فون انڈسٹریز آف پاکستان میں اسسٹنٹ منیجر کے عہدہ پر فائز ہیں۔ جرمن زبان سے انگریزی زبان میں مترجم کے فرائض بھی انجام دیتے رہے۔ آپ چار سال جرمنی میں رہ چکے ہیں۔

سیّد صاحب نے آج سے پانچ چھ سال پہلے بالکل بے سر و سامانی کے عالم میں اعلیحضرت کے جذبۂ فداکاری سے سرشار ہو کر "معارف رضا" کا پہلا شمارہ نکالا تھا۔ اُس وقت حضرت شمس بریلوی، پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد، مولانا محمد اطہر نعیمی اور جناب محمد شفیع قادری نے ان سے بھرپور تعاون کیا۔ سیّد صاحب کی شب و روز کی جانکاہ محنت نے مجلّہ کو کامیاب بنایا۔ امام احمد رضا کانفرنس آپ کے نصب العین کی ایک ٹھوس حقیقت بن کر سامنے آئی۔ اپنوں اور غیروں نے بے حد سراہا۔ دانشور طبقہ اس کانفرنس کی بدولت امام احمد رضا اور ان کے پائیگاہ علم اور ان کے تبحر سے آگاہ ہوا اور اس کانفرنس کے بڑے مثبت نتائج برآمد ہوئے۔

دُنیائے رضویت سیّد صاحب کی ذات پر نازاں ہے اور اُن کے فروغ عمل کے لیے دُعاگو ہے۔ اللہ تعالیٰ سیّد صاحب کو اس راہ میں حسبِ دلخواہ کامرانیوں سے ہمکنار فرمائے۔

ایں دعا از من جملہ جہاں آمین باد

نائب صدر

جناب سیّد وجاہت رسول قادری

ایم۔ اے (معاشیات)

ڈپلومیڈ ایسوسی ایٹ، انسٹی ٹیوٹ آف بینکرز پاکستان

آپ حبیب بینک لمیٹڈ ہیڈ آفس کراچی میں اسسٹنٹ وائس پریزیڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں اور زکوٰۃ سیل کے انچارج ہیں۔

برصغیر پاک و ہند کے مشہور و معروف عالم دین اور مبلّغ اسلام حضرت سیّد ہدایت رسول صاحب آپ کے جدِّ امجد ہیں۔ ماشاء اللہ ایک مردِ صالح اور ایسے جمیل اور پاکیزہ کردار کے حامل ہیں کہ ان کو دیکھ کر دل چاہتا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے نوجوانوں کو ان کے رنگ میں رنگ دے۔ بنک کی ملازمت دینی کاموں میں حارج نہیں ہوتی۔ بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے شیدائیوں میں ہیں اور ان کے نام سے جو کام بھی ہوتا ہے اس میں بڑھ چڑھ کر حصّہ لیتے ہیں۔

ایک طرف تو دفتر کی ذمہ داریوں کو بحسن و خوبی سنبھالتے ہیں تو دوسری طرف ادارہ کی دامے درمے وسخنے ہر طرح مدد کرتے ہیں اور دوسری جانب اعلیحضرت سے آپ کی عقیدت کا یہ عالم ہے کہ اگر ادارہ کو ان کی ضرورت کسی وقت بھی ہو اپنے آرام کا خیال کیے بغیر ہمہ وقت تیار رہتے ہیں۔

ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند

نائب صدر

جناب شفیع محمد قادری

ادارے کے بنیادی اراکین میں سے ایک نمایاں شخصیت ہیں اور اس کے ابتدائی دور میں ہر طرح سے ادارے سے منسلک لوگوں کی حوصلہ افزائی فرماتے رہے ہیں۔ ہر چند کہ آپ کہ آپ کی کاروباری مصروفیات بے انتہا ہیں لیکن پھر بھی اگر مسلکِ اعلیٰ حضرت کا معاملہ ہو تو پھر ہر کام کو چھوڑ کر اس کی طرف توجہ دیتے ہیں اور دامے درمے سخنے قدمے ہر طرح پیش پیش رہتے ہیں۔ ادارے کو جب بھی کسی قسم کی مالی پریشانی سے واسطہ پڑتا ہے، شفیع صاحب کسی سے پیچھے نہیں رہتے۔ ادارے کا موجود آفس آپ ہی کے تعاون کا ثمر ہے۔

جنرل سیکریٹری

پروفیسر مجید اللہ قادری

ایم اے اسلامیات، ایم ایس سی (ارضیات) گولڈ میڈلسٹ
اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ ارضیات جامعہ کراچی، کراچی

آپ ہمارے سرپرست جناب شیخ حمید اللہ قادری حشمتی کانپوری کے نوجوان اور صالح فرزند اصغر ہیں۔ ادارہ تحقیقاتِ امام رضا کے سرگرم معاون اور معتمد ہیں۔ یہ کہنا مبالغے سے بالکل خالی نہ ہوگا کہ اگر آپ کی کوششیں اور بھرپور توجہ ادارہ کے شاملِ حال نہ رہتی تو ہم اس راہ میں بمشکل ہی گامزن رہ سکتے تھے۔

شیخ حمید اللہ صاحب پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان عظیم ہے کہ اس دورِ تجدد پسندی اور مغربیت نوازی میں ایک اعلیٰ تعلیم یافتہ فرزند دین کی راہ میں اس طرح سرگرم اور رضویت کا ایسا شیدائی ہے کہ ہر آن اور ہر لمحہ اس کی یہی کوشش ہے کہ سرورِ کونین رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان ورفعنالک ذکرک کے طفیل ... ذہن وایمان ہر وقت گونجتے رہیں ذالک فضل اللہ یوتیہ من یشاء

پروفیسر مجید اللہ قادری نہ صرف ادارہ کی بے انتہا ذمہ داریوں کا بیشتر بوجھ احسن طریقہ پر اٹھاتے ہیں بلکہ کتابت، طباعت و اشاعت اور اس کے تمام تر مرحلوں کی ذمہ دارانہ طریقے پر خود نگرانی ... علاوہ ازیں ہر سال معارفِ رضا کے لئے ایک تحقیقی مضمون ... فرماتے ہیں۔

جوائنٹ سیکریٹری

پروفیسر عبدُ الرّحمٰن قادری ایم اے اردو

پروفیسر شعبہ اردو جامعہ ملیہ کالج کراچی

اللہ تعالیٰ کا لطف و کرم کہ قوم کے نوجوانوں میں بھی جذبۂ ایمانی کا جوش و خروش ہے۔ کاش قوم کے تمام نوجوان اس رنگ میں رنگ جائیں تو بیڑا پار ہو جائے۔

جناب پروفیسر عبدالرحمن قادری ایک بالغ نظر نوجوان ہیں، کئی سال سے ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا کو آپ کا تعاون حاصل ہے جو ہمارے لیے اس راہ میں کامیابی و کامرانی کا... موجب ہے۔

اللہ اگر توفیق نہ دے، انسان کے بس کا کام نہیں۔

سیکریٹری اطلاعات و مطبوعات

پروفیسر حافظ قاری عبدالباری

(ایم اے اسلامیات) پروفیسر جامعہ ملیہ کالج کراچی

حافظ قاری عبدالباری صاحب ایم اے اسلامیات کے علاوہ فاضل درس نظامی بھی ہیں۔ آپ کے والد ماجد جناب مولوی عبداللطیف صاحب، اعلیحضرت فاضل بریلوی کے عقیدتمندوں میں سے ہیں۔ حضرت مولانا عبدالباری صاحب نے جس ماحول میں پرورش پائی وہ ماحول فاضل بریلوی کی محبت اور عقیدت سے سرشار تھا۔ عنفوانِ شباب ہی سے آپ بھی اسی راہ پر گامزن رہے۔ جب علم و فضل نے ذہن کو مزید جلا بخشی تو اس عقیدت میں اور بھی اضافہ ہو گیا۔

پروفیسر موصوف ادارۂ تحقیقات امام رضا سے اپنی عقیدت کے باعث خصوصی رابطہ رکھتے ہیں اور اس ادارے کے سرگرم معاون ہیں۔

فنانس سیکریٹری

منظور حسین جیلانی

بی کام ڈپلومیڈ ایسوسی ایٹ
انسٹیٹوٹ آف بنکرز آف پاکستان (گولڈ میڈلسٹ)
آپ بھی حبیب بینک لیمٹڈ ہیڈ آفس کراچی میں اسسٹنٹ وائس پریزیڈنٹ کے عہدہ پر فائز ہیں۔ آپ کا تعلق بریلی شریف سے ہے اور حضور مفتیٔ اعظم ہند مولانا مصطفیٰ رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے شرف بیعت حاصل ہے۔ اعلیٰحضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ سے عقیدت کے پیش نظر وسط ۱۹۸۶ء میں ادارہ سے منسلک ہوئے تاکہ ادارہ کو جدید خطوط پر منظم کیا جائے۔ ان کی شمولیت کے بعد ادارہ کی سرگرمیوں کا دائرہ کار بے انتہا وسیع ہوا ہے۔ آپ کی مساعی میں ادارہ کا باقاعدہ رجسٹریشن، ادارہ کے اپنے دفتر کا قیام، امام احمد رضا کانفرنس کے موقع پر ہر سال ایک مجلہ کا اجراء شامل ہیں۔ آپ ہمیشہ خوب سے خوب تر کی تلاش میں سرگرداں رہتے ہیں۔

محمد عبدالقیوم خان صابری

صالح نوجوان اور پرجوش دینی وسماجی کارکن ہیں۔ رامپور (یو۔ پی۔ انڈیا) کے ایک بزرگ خاندان کے چشم و چراغ ہیں۔ سیاسیات میں ایم۔ اے ہیں اور پاکستان اسٹیل میں جونیئر آفیسر ہیں۔ مختلف دینی، ادبی اور سماجی انجمنوں کے عہدیدار رہے ہیں انہوں نے اسلامی تہوار اور مقدس ایام کے اعمال اور دعاؤں کی بابت کئی مفید کتابچے شائع کئے ہیں۔ گذشتہ سال سے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا، کراچی کا خصوصی ممبر بننے کے بعد سرگرم خدمت انجام دینے کے نتیجہ میں ادارے کے ارکان نے سیکریٹری تعلقاتِ عامہ منتخب کیا ہے۔ جب سے آپ ادارے کے مقاصد کے حصول اور ہر پروگرام کی کامیابی کے لئے پورے جذبۂ خلوص سے کام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے جذبۂ خلوص کو قبول فرمائے۔ (آمین)

نگار عرفانی چشتی صابری

نگار عرفانی چشتی صابری کہنہ مشق صحافی اور ادیب ہیں زمانۂ تعلیم ہی سے مطالعۂ کتب اور مضمون نگاری اُن کے خاص مشاغل رہے ہیں۔ موصوف تقریباً بیس سال تک روزنامہ اخبارات میں ایڈیٹر رہے، کچھ عرصے بلدیہ حیدرآباد میں افسر اطلاعات بھی رہے ہیں متعدد علمی وادبی، ثقافتی، سماجی اور صحافتی انجمنوں سے وابستہ رہے اور ان کے تنظیمی مسائل بھی حل کئے ہیں موصوف نے بلدیہ حیدرآباد کے دو ضخیم اور حسین یادگار سوونیئر (مجلّے) بھی ترتیب دیئے ہیں جن میں بلدیہ اور شہر حیدرآباد کی مکمل تاریخ اور مسائل پورے اعداد و شمار کے ساتھ لکھے ہیں چند کتابیں بھی تالیف کی ہیں ایک صاحب طرز ادیب اور تجربہ کار صحافی کی حیثیت سے پہچانے جاتے ہیں۔ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا، کراچی کے مقاصد پروگرام اور کارکنوں کے خلوص سے متاثر ہو کر ادارے کے ساتھ بھرپور تعاون کر رہے ہیں اور اعلیٰ حضرت سے متعلق لٹریچر کو انگریزی میں منتقل کرنے کا اہم کام انجام دے رہے ہیں اس اعتبار سے آپ ادارے کے لئے ایک قیمتی سرمایہ ہیں۔

ادارہ کے عملہ کا تعارف

محمد امتیاز فاروق

ادارہ کے کل وقتی سیکریٹری ہیں ایک صالح، باشرع اور نیک نوجوان طالب علم ہیں۔ ادارہ کی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ سلسلہ تعلیم بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ اتنی کم عمری میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے ان کی عقیدت دیکھ کر یقین ہے کہ وہ اس مشن کو جاری و ساری رکھنے میں اپنی بھرپور صلاحیتوں کا مظاہرہ کرتے رہیں گے۔

اقبال احمد قادری اختری

آپ ایک باشرع، نیک اور صالح نوجوان ہیں دینی تعلیم سے بے انتہا لگاؤ ہے۔ مفتی اختر رضا خاں الازہری سے شرف بیعت حاصل ہے۔ ادارہ ہذا میں نائب سیکریٹری کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔ یہ دونوں نوجوان ادارہ کے دو مضبوط ستون کی مانند ہیں۔

امام احمد رضا خاں کے ماہ و سال

تحریر

پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد

واقعہ	تاریخ
۱: ولادت باسعادت	۱۰ شوال سنہ ۱۲۷۲ھ / ۱۴ جون سنہ ۱۸۵۶ء
۲: ختم قرآن کریم	سنہ ۱۲۷۶ھ / سنہ ۱۸۶۰ء
۳: پہلی تقریر	ربیع الاول سنہ ۱۲۷۸ھ / سنہ ۱۸۶۱ء
۴: پہلی عربی تصنیف	سنہ ۱۲۸۵ھ / سنہ ۱۸۶۸ء
۵: دستارِ فضیلت	شعبان سنہ ۱۲۸۶ھ / سنہ ۱۸۶۹ء (العمر ۱۳ سال، ۱۰ ماہ، ۵ دن)
۶: آغاز فتویٰ نویسی	۱۴ شعبان سنہ ۱۲۸۶ھ / سنہ ۱۸۶۹ء
۷: آغاز درس و تدریس	سنہ ۱۲۸۶ھ / سنہ ۱۸۶۹ء
۸: ازدواجی زندگی	سنہ ۱۲۹۱ھ / سنہ ۱۸۷۴ء
۹: فرزند اکبر مولانا محمد حامد رضا خان کی ولادت!	ربیع الاول سنہ ۱۲۹۲ھ / سنہ ۱۸۷۵ء
۱۰: فتویٰ نویسی کی مطلق اجازت	سنہ ۱۲۹۳ھ / سنہ ۱۸۷۶ء
۱۱: بیعت و خلافت	سنہ ۱۲۹۴ھ / سنہ ۱۸۷۷ء
۱۲: پہلی اردو تصنیف	سنہ ۱۲۹۴ھ / سنہ ۱۸۷۷ء
۱۳: پہلا حج اور زیارت حرمین شریفین	سنہ ۱۲۹۵ھ / سنہ ۱۸۷۸ء
۱۴: شیخ احمد بن زین بن دحلان مکّی سے اجازتِ حدیث	سنہ ۱۲۹۵ھ / سنہ ۱۸۷۸ء
۱۵: مفتیٔ مکہ شریف عبدالرحمٰن السراج مکّی سے اجازتِ حدیث	سنہ ۱۲۹۵ھ / سنہ ۱۸۷۸ء
۱۶: شیخ عابد کے تلمیذ رشید امام کعبہ شیخ حسین بن صالح، جمیل اللیل مکّی سے اجازت حدیث	سنہ ۱۲۹۵ھ / سنہ ۱۸۷۸ء
۱۷: احمد رضا کی پیشانی میں شیخ موصوف کا مشاہدۂ انوارِ الٰہیہ۔	سنہ ۱۲۹۵ھ / سنہ ۱۸۷۸ء
۱۸: مسجد خیف (مکّہ معظمہ) میں بشارت مغفرت۔	سنہ ۱۲۹۵ھ / سنہ ۱۸۷۸ء
۱۹: زمانۂ حال کے یہود و نصاریٰ کی عورتوں سے نکاح کے عدم جواز کا فتویٰ۔	سنہ ۱۲۹۸ھ / سنہ ۱۸۸۱ء
۲۰: تحریکِ ترکِ گاؤ کُشی کا سدِباب۔	سنہ ۱۲۹۸ھ / سنہ ۱۸۸۱ء
۲۱: پہلی فارسی تصنیف	سنہ ۱۲۹۹ھ / سنہ ۱۸۸۲ء
۲۲: اُردو شاعری کا شاہکار قصیدۂ معراجیہ کی تصنیف	قبل سنہ ۱۳۰۳ھ / سنہ ۱۸۸۵ء
۲۳: فرزند اصغر مفتیٔ اعظم محمد مصطفےٰ رضا خاں کی ولادت۔	۲۲ ذی الحجہ سنہ ۱۳۱۰ھ / سنہ ۱۸۹۲ء
۲۴: ندوۃ العلماء کے جلسۂ تاسیس (کانپور) میں شرکت	سنہ ۱۳۱۱ھ / سنہ ۱۸۹۴ء
۲۵: تحریک ندوہ سے علیحدگی۔	سنہ ۱۳۱۵ھ / سنہ ۱۸۹۷ء
۲۶: مقابر پر عورتوں کے جانے کی ممانعت میں فاضلانہ تحقیق۔	سنہ ۱۳۱۶ھ / سنہ ۱۸۹۸ء
۲۷: قصیدۂ عربیہ آمال الابرار و الآلام الاشرار	سنہ ۱۳۱۸ھ / سنہ ۱۹۰۰ء
۲۸: ندوۃ العلماء کیخلاف ہفت روزہ اجلاس پٹنہ میں شرکت۔	رجب سنہ ۱۳۱۸ھ / سنہ ۱۹۰۰ء
۲۹: علمائے ہند کی طرف سے خطاب مجدد مأتہ حاضرہ	سنہ ۱۳۱۸ھ / سنہ ۱۹۰۰ء
۳۰: تاسیس دارالعلوم منظرِ اسلام بریلی۔	سنہ ۱۳۲۲ھ / سنہ ۱۹۰۴ء
۳۱: دوسرا حج اور زیارت حرمین الشریفین	سنہ ۱۳۲۳ھ / سنہ ۱۹۰۵ء
۳۲: امام کعبہ شیخ عبداللہ میرداد اور اُن کے اُستاد شیخ حامد احمد محمد جدادی مکّی کا مُشترکہ استفتاء اور احمد رضا کا فاضلانہ جواب۔	سنہ ۱۳۲۴ھ / سنہ ۱۹۰۶ء
۳۳: علماء مکّہ مکرمہ اور مدینہ منوّرہ کے نام سنداتِ اجازت و خلافت۔	سنہ ۱۳۲۴ھ / سنہ ۱۹۰۶ء
۳۴: کراچی آمد اور مولانا محمد عبدالکریم درس سندھی سے ملاقات	سنہ ۱۳۲۴ھ / سنہ ۱۹۰۶ء

نمبر	واقعہ	تاریخ
۳۵	احمد رضا خاں کے عربی فتوے کو حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل خلیل مکی کا زبردست خراج عقیدت۔	۱۳۲۵ھ / ۱۹۰۷ء
۳۶	شیخ ہدایت اللہ بن محمد بن محمد سعید السندی مہاجر مدنی کا اعتراف مجددیت۔	۱۴ ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء
۳۷	قرآن کریم کا اردو ترجمہ کنز الایمان فی ترجمۃ القرآن	۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء
۳۸	شیخ موسیٰ علی الشامی الازہری کی طرف سے خطاب "امام الائمۃ المجدد لھذہ الامۃ"	یکم ربیع الاول ۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء
۳۹	حافظ کتب الحرم سید اسمٰعیل خلیل مکی کی طرف سے خطاب "خاتم الفقہاء والمحدثین"۔	۱۳۳۰ھ / ۱۹۱۲ء
۴۰	علم المربعات میں ڈاکٹر سر ضیاء الدین کے مطبوعہ سوال کا فاضلانہ جواب۔	قبل ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
۴۱	ملت اسلامیہ کے لئے اصلاحی اور انقلابی پروگرام کا اعلان۔	۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
۴۲	بہاول پور ہائی کورٹ کے جسٹس محمد دین کا استفتا اور احمد رضا خاں کا فاضلانہ جواب۔	۲۳ رمضان المبارک ۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
۴۳	مسجد کانپور کے قضیے پر برطانوی حکومت سے معاہدہ کرنے والوں کے خلاف ناقدانہ رسالہ۔	۱۳۳۱ھ / ۱۹۱۳ء
۴۴	ڈاکٹر سر ضیاء الدین (وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ) کی آمد اور استفادہ علمی۔	مابین ۱۳۳۲ھ / ۱۹۱۴ء اور ۱۳۳۵ھ / ۱۹۱۶ء
۴۵	انگریزی عدالت میں جانے سے انکار اور حاضری سے استثنا۔	۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء
۴۶	صدر الصدور صوبہ جات دکن کے نام ارشاد نامہ۔	۱۳۳۴ھ / ۱۹۱۶ء
۴۷	تاسیس جماعت رضائے مصطفےٰ بریلی۔	تقریباً ۱۳۳۶ھ / ۱۹۱۷ء
۴۸	سجدۂ تعظیمی کی حرمت پر فاضلانہ تحقیق۔	۱۳۳۷ھ / ۱۹۱۸ء
۴۹	امریکی ہیئت داں پروفیسر البرٹ ایف پورٹا کو شکست فاش	۱۳۳۸ھ / ۱۹۱۹ء
۵۰	آئزک نیوٹن اور آئین اسٹائن کے نظریات کے خلاف فاضلانہ تحقیق	۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء
۵۱	رد حرکت زمین پر فاضلانہ تحقیق	۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء
۵۲	فلاسفۂ قدیمہ کا رد بلیغ	۱۳۳۸ھ / ۱۹۲۰ء
۵۳	دو قومی نظریہ پر حرف آخر۔	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
۵۴	تحریک خلافت کا افشائے راز۔	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
۵۵	تحریک ترک موالات کا افشائے راز۔	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
۵۶	انگریزوں کی معاونت اور حمایت کے الزام کے خلاف تاریخی بیان۔	۱۳۳۹ھ / ۱۹۲۱ء
۵۷	وصال۔	۲۵ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء
۵۸	مدیر "پیسہ اخبار" لاہور کا تعزیتی نوٹ۔	یکم ربیع الاول ۱۳۴۰ھ ۳ نومبر ۱۹۲۱ء
۵۹	سندھ کے ادیب شہیر سر شار عقیلی تتوی کا تعزیتی مقالہ	۱۳۴۱ھ / ستمبر ۱۹۲۲ء
۶۰	بمبئی ہائی کورٹ کے جسٹس ڈی۔ ایف ملا کا خراج عقیدت۔	۱۳۴۹ھ / ۱۹۳۰ء
۶۱	شاعر مشرق ڈاکٹر علامہ محمد اقبال رحمۃ اللہ علیہ کا خراج عقیدت۔	۱۳۵۱ھ / ۱۹۳۲ء

مولانا احمد رضا خان بریلوی کی شخصیت اس قدر بوقلموں صفات کی حامل ہے کہ آپ کی ذات کے تمام گوشوں کا احاطہ ناممکن نہیں تو مشکل ضرور ہے۔ ایک عالم کی حیثیت سے ہی لیجئے علم کی کونسی شاخ ہے جس میں آپ کے ذہن رسا نے نت نئے استخراج نہ کئے، علوم دینیہ تو آپ کا مشن اور مقصد تھے، مادی اور عقلی علوم پر آپ کی گرفت دیدنی ہے، جس پہلو یا جس شاخ پر قلم اٹھایا ماہرین کو حیرت زدہ کر دیا، نئے سے نیا گوشہ تلاش کیا اور موجود علمی سرمایے میں قابلِ توجہ اور لائق استفادہ اضافہ کیا۔ آپ کی زندگی ہی میں آپ کے علمی مرتبے کا اعتراف کیا جانے لگا تھا اور اب جبکہ آپ کی گراں قدر تالیفات شائع ہوتی جا رہی ہیں، علمی دنیا میں عقیدت مندانہ تجسّس بڑھتا جا رہا ہے، اگر دینی علوم کے محققین آپ کی نگارشات سے اپنی راہیں منوّر کر رہے ہیں تو عقلی اور فنی علوم کے اساتذہ اور طلبہ میں خوشگوار حیرت موجود ہے۔ شعر و شاعری میں فاضلِ بریلوی کی عظمت تسلیم کی جا چکی ہے اور نعتیہ شاعری میں آپ کی امامت کا سب کو اعتراف ہے۔ آپ کا دیوان جذبوں کا عکاس اور عقیدت و محبت کا ایسا گلدستہ ہے جس کی مہک گھر گھر محسوس کی جا رہی ہے۔ وارفتگی کا عالم ہے اور خود سپردگی کی فضا ہے مگر حدود سے تجاوز نہیں، عقیدت مندانہ جوش اور مومنانہ جمال آپ کے ہر شعر کی پہچان ہے۔

فاضل بریلوی کی علمی وجاہت اور فنی مہارت کے باوصف وہ خوبی جو آپ کی شخصیت کا نمایاں وصف ہے وہ آپ کی مومنانہ فراست، ملّی درد اور مستقبل کو بھانپ لینے کی بے پناہ قوّت ہے، تاریخِ برصغیر کا ہر طالب علم جانتا ہے کہ اسلام کی آمد اور غلبہ کی ابتداء ہی سے مقامی آبادی جو ماورائیت اور بت پرستی کی دلدل میں گرفتار تھی لرز اٹھی تھی۔ اسلامی تعلیمات کا راستہ روکنے کے لئے افرادی قوت اور عسکری صلاحیت کا مظاہرہ ہوا لیکن جلد ہی یہ فیصلہ کر لیا گیا کہ "اسلام" کو قوت کے بل پر روکا نہیں جا سکتا اس لئے

وہ ہتھکنڈے آزمانے کا فیصلہ ہوا جو برصغیر میں صدیوں سے آزمائے جارہے تھے' نباتات اور جمادات کو معبود بنانے والوں کے لئے کچھ مشکل نہ تھا کہ وہ کسی بزرگ کو بحیثیت بت اپنے مندر میں سجالیں تاکہ نئے دین کے حاملین میں ذہنی خلفشار پیدا ہو' وہ لوگ اپنے بزرگوں کو مندروں میں دیکھیں تو احسان مندی کے جذبات سے اُن کی نظریں چندھیا جائیں' بدھ مت اور جین مت اس سازش کا شکار ہوچکے تھے اسلام کے خلاف یہ حملہ کارگر نہ ہوسکا کہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اُن کے تخیل میں نہ سما سکی اور ہزار حیلوں کے باوجود وہ "وجودِ زندہ" بت نہ بن سکا' اس میں ناکامی نے نئی راہ دکھائی اور یہ کوشش ہونے لگی کہ ادیان کے اشتراک کا پرچار کیا جائے تاکہ الگ تشخص کی نفی ہوجائے' اور یہ صرف اس صورت میں ممکن تھا جبکہ ذات رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ذہنی انتشار پیدا ہو۔ بھگتی تحریک ہو یا دین الٰہی' یہ سب ذاتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے مسلمانوں کی توجہ ہٹانے کی سازشیں تھیں' اس ملفوف عقلی استدلال کی یلغار کے سامنے وہ بزرگ سینہ سپر ہوگئے جنہیں حقائق الاشیائ کی معرفت حاصل تھی اور جو مسلم امت کی اساس کو سمجھتے تھے اُنہیں یقین تھا کہ اسلامی تشخص کا مرکزی نقطہ وہ محبت و عقیدت ہے جو ہر مسلمان کے سینے میں جنابِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے موجزن ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمۃ کی اثبات النبوۃ اور حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کی مدارج النبوۃ اس سازش کا جواب تھیں۔ ایک میں مقام نبوت کے تحفظ اور درست ادراک کی کوشش تھی تو دوسری میں عظمت ذات کے تمام حوالے تھے' کفر کی سازش ناکام ہوئی مگر وہ اپنے مقصد کے حصول کے لئے پھر بھی کوشاں رہا' اب وہ مسلمانوں کے دلوں سے اس عقیدت کو نکال پھینکنے کے لئے اندرونی سازش تیار کرنے لگا تاکہ مسلمانوں میں ذاتِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی حیثیت متنازع بنادی جائے' وہ ایسا گروہ تیار کرنے کی کوشش کرنے لگا جو شعوری یا لاشعوری طور پر وہی کام کرے جو اُن کا مقصد تھا' وہ چاہتے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک عام انسان کی سطح پر لے آئیں تاکہ عقلِ انسانی کو اپنا ہر زہر آلود تیر آزمانے کا موقع ملے۔ یہ تھی وہ گھمبیر سازش جو جسدِ امت سے روح ایمان چھیننے کی سعی کررہی تھی' ایسے عالم میں فاضل بریلوی کی ذات پوری قوت کے ساتھ میدان میں اتری' مبارزت میں گھما گھمی تو ہوتی ہی ہے مگر محافظ اسلام کا کردار ادا کرنے والے مجدد ملت میں کفر کی یلغار روکنے کا حوصلہ بھی تھا اور صلاحیت بھی' تقریری و تحریری محاذ اور عملی جدوجہد نے فضا میں ارتعاش پیدا کردیا گھات لگانے والے بلبلا اٹھے مگر وہ مردِ قلندر اس سازش کے ورلے شیطنت کا چہرہ دیکھ رہا تھا اس لئے برملا خبردار کیا۔

> سونا جنگل رات اندھیری چھائی بدلی کالی ہے ؛ سونے والو جاگتے رہیو چوروں کی رکھوالی ہے

اس انتباہ نے قوم میں تحفظِ ذات کا احساس پیدا کیا' تاریخ پاکستان کے ابتدائی دور کا

مطالعہ کیا جائے اور اس تحریک کے خلاف سازشوں کا بنظرِ غائر مشاہدہ کیا جائے تو یہ حقیقت مخفی نہ رہے گی کہ فاضل بریلوی کا کردار کس قدر بھرپور اور اثر آفرین تھا، ترکِ موالات کو آپ مسلمانانِ برصغیر کے خلاف اقدام سمجھتے تھے کہ اس کا مقصد مقامی آبادی کے مقابل میں مسلمان آبادی کو بے حیثیت بنانا تھا۔ ترکِ وطن اور ہجرت کے نام پر برصغیر کو مسلمانوں سے پاک کرنے کے منصوبے بن رہے تھے جسے عام مسلمان محسوس نہ کرسکے تھے مخلوط قومیت بھگتی تحریک اور دین الٰہی کا جدید سیاسی رُخ تھا۔ فاضل بریلوی نے ان تحریکوں کی تہہ میں مسلم دشمنی کی کارفرمائی محسوس کرلی تھی آپ کو یقین تھا کہ مسلمانوں کو برصغیر میں رہنا ہے اس لئے اندلس کے حالات پیدا نہ ہونے چاہئیں، برصغیر کو دارالحرب قرار دے کر بھاگنا خودکشی ہوگی، کوشش یہ چاہیئے کہ استعمار کو للکارا جائے اور دارالسلام بنانے کا سامان کیا جائے دو قومی نظریئے کے فروغ کے لئے فاضل بریلوی کی محنت جلد رنگ لائی اور حصولِ وطن کے لئے عملی جدوجہد کا آغاز ہوا۔ فاضل بریلوی اور آپ ایسے دیگر علماء کرام نے انگریز اور ہندو کی مشترکہ سازش کو بے نقاب کیا یہی وجہ تھی کہ جب تحریکِ پاکستان کا عملی دور شروع ہوا تو فاضل بریلوی کے متوسلین نے اس میں بھرپور کردار انجام دیا۔ حقیقت یہ ہے کہ مولانا احمد رضا خان بریلوی نے عصرِ حاضر کے تقاضوں کو اسلامی فکر اور دینی غیرت کی روشنی میں سمجھا اور اُن کا وہ حل تجویز کیا جو قومی وحدت اور ملّی وقار کے لئے ضروری تھا، آپ کی شخصیت برصغیر کے مسلمانوں کے لئے بالخصوص ایک محسن بزرگ کی حیثیت رکھتی ہے ضرورت یہ ہے کہ محسنین کے احساس کا اعتراف کیا جائے اور ایسی شخصیات کو نسلِ نو کے لئے بطورِ راہبر و راہنما پیش کیا جائے تاکہ ملّی تشخص کے حصول کی منزل آسان ہو جائے۔
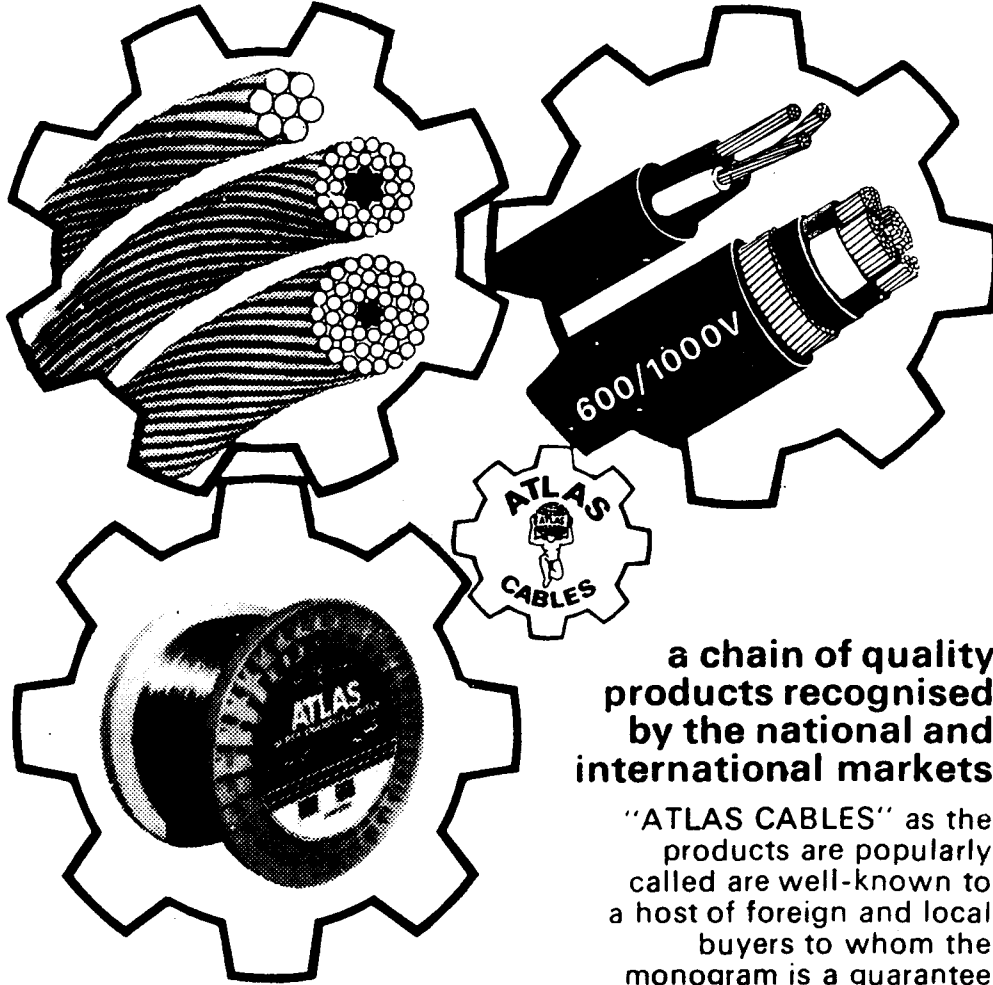
a chain of quality products recognised by the national and international markets

"ATLAS CABLES" as the products are popularly called are well-known to a host of foreign and local buyers to whom the monogram is a guarantee of quality.

You buy safety and quality with ATLAS PRODUCTS

Atlas Rubber & Plastic Industries Ltd.	**Atlas Cables Ltd.**	**Simpson Wires Ltd.**
PVC Cables and PVC Compound	Aluminium Conductors	Enamelled Copper Wires

Head Office : 7th Floor, Adamjee House, I. I. Chundrigar Road, Karachi (Pakistan)
Tel : 228626, 226617 Branch : 10, Bank Square, Lahore Tel : 62351, 57305

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

علامہ اقبال نے یہ شعر غالباً امام احمد رضا جیسی ہی نابغۂ روزگار شخصیتوں کے لئے لکھا تھا جو صدیوں میں جنم لیتی ہیں اور اس صدی کی عزت و آبرو بن جاتی ہیں۔ اس شعر کا موقع محل کوئی بھی رہا ہو لیکن اپنی تمام تر خصوصیات کے ساتھ امام احمد رضا کی نادر روزگار شخصیت پر مکمل صادق آرہا ہے۔

امام احمد رضا ہندوستان کے ماہ و سال کے لئے ہی نہیں بلکہ عالم اسلام کی پوری صدی کے لئے بے مثل و بے مثال تھے ان کی تصانیف، دعوت و تبلیغ، رشد و ہدایت، ردّ بدعات و منکرات، اخلاص و عمل، فنون عقلیہ میں دسترس، علوم عقلیہ میں بالادستی یہ تمام صلاحیتیں معاصرین پر تفوّق و برتری حاصل کرنے کے لئے کم نہ تھیں ایسی جلیل القدر شخصیّت کے بالمقابل عالم اسلام کی صرف دو ہی شخصیتیں لائی جاسکتی ہیں ایک تو شاہ ولی اللہ اور دوسرے مجدد الف ثانی (علیہما الرحمۃ)

امام احمد رضا بظاہر ایک ناتواں شخص تھے مگر درحقیقت وہ ایک انجمن تھے دیکھنے میں ایک فرد مگر حقیقت میں ایک ادارہ تھے تمام انسانی ضرورتوں کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے تنہا وہ کام کر گئے جسے کرنے کے لئے آج ایک جماعت درکار ہے۔

تفسیر، حدیث، فقہ و اصول فقہ، عقائد و کلام، تصوف، نحو و صرف، فرائض، منطق و فلسفہ، ریاضی و ہیئت، نجوم و توقیت، لوگارثم، جبر و مقابلہ وغیرہ پچپن علوم میں آپ کو مہارت تامہ اور ملکۂ راسخہ حاصل تھا۔ تنہائی میں رہتے ہوئے زمانہ کے حالات پر کڑی نظر رکھتے تھے دین پر ہونے والے ناروا حملے کا جواب دینے سے کبھی نہیں چوکتے جس خوبی کی طرف نظر ڈالئے اپنی مثال آپ تھے دینی علوم میں مشغولیت اس درجہ تھی کہ بس! مگر پھر بھی امریکہ کے مشہور مہندس پروفیسر البرٹ۔ ایف پورٹا کا یہ دعویٰ کہ فلاں تاریخ میں اجتماع سیارات کے سبب انقلاب زلزلہ اور طوفان آئے گا اس دعویٰ کی بھرپور تردید امام احمد رضا کی علم نجوم میں مہارت کی واضح دلیل ہے۔

علم ریاضی میں مہارت کا حال اس سے عجیب تر ماہر ریاضیات ڈاکٹر سر ضیاء الدین سابق وائس چانسلر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ ایک مسئلہ کے حل کے لئے جرمنی کا ارادہ ترک کرکے بریلی تشریف لے گئے اور وہاں سے تسلی بخش جواب لیکر واپس لوٹے اور ساتھ ہی ریاضی کے کچھ ایسے اہم مسئلے سمجھ کر آئے جس کے سبب انھوں نے جرمنی کے ماہرین ریاضیات کو چیلنج کیا۔ کہا جاتا ہے کہ سر ضیاء الدین کی شعار اسلام یعنی داڑھی سے محبت اور صوم وصلوٰۃ کی پابندی امام احمد رضا سے ملاقات کا نتیجہ ہے۔

ریاضی وعلم نجوم کیا تمام علوم وفنون پر مشتمل تقریباً ایک ہزار تصانیف وحواشی آپ کی علمی یادگار ہیں۔ جن میں بمشکل اب تک صرف آدھی کتابیں چھپ سکی ہیں جن کے مطالعے سے کہیں امام ابو حنیفہ، کہیں امام غزالی اور کہیں خیام وبیرونی کا شبہ ہونے لگتا ہے سچ ہے کہ وہ ہر فن کے امام تھے عربی وفارسی اور ہندی کے قادر الکلام شاعر تھے ہی۔ فلسفہ قدیمہ اور جدیدہ میں ان کی شان مجتہدانہ تھی۔ "الکلمۃ الملہمۃ" "نزول آیات فرقان" اور "فوز مبین" میں اس کے بکثرت شواہد ملتے ہیں۔ ترجمۂ قرآن کنز الایمان، نثری اسالیب کا بہترین شاہکار ہے یہ ترجمہ ناموسِ توحید ورسالت کا پاس رکھنے اور تفاسیر معتبرہ کے عین مطابق ہونے میں شہرہ آفاق حیثیت کا حامل ہے۔

بلاشبہ وہ علوم نقلیہ وعقلیہ دونوں کو دوش بدوش لیکر دین متین کو نئے نظریات واسالیب میں ڈھال کر سمجھانے آئے تھے یقیناً وہ مجدد تھے۔ تجدید احیا کے دین کا انھوں نے پورا حق ادا کر دکھایا دین کے مخالفین کے لئے ان کا قلم تیغ براں کی طرح ہمیشہ رواں دواں رہا لوگوں نے ان پر نہ جانے کس کس طرح تہمتیں لگائیں کیسے کیسے الزام تراشے۔ مگر وہ دین کے جری وبے باک سپاہی تھے وہ اپنے امور میں جبل مستقیم رہے۔ مخالف ہواؤں کی پرواہ کئے بغیر شمع الفتِ رسول کی لو تیز سے تیز کرتے رہے یہ بھی کہا گیا کہ وہ انگریز نواز تھے مگر ایسا نہیں بلکہ ان کے زبردست مخالف تھے اور وہ بھی اس درجہ کہ جب لفافے پر ٹکٹ لگاتے اور ٹکٹ پر کسی ملکہ یا انگریز حاکم کی تصویر ہوتی تو قصداً بطور تحقیر الٹا لگاتے اور اگر انگریز پرست ہوتے تو آج ان کے متبعین بھی دیگر انگریز نواز علماء کے متبعین کی طرح انگریزی رسم ورواج وضع قطع انگریزی تہذیب وتمدن کو گلے سے لگائے رہتے۔ مسلمان بادشاہوں اور نوابین کی تعریف سے اپنی زبان کو آلودہ نہ کیا وہ بھلا انگریزوں کا کیا گن گاتے ایک بار نواب نان پارہ (بہرائچ) کی شان میں چند شعراء نے ایک مدحیہ قصیدہ لکھنے کی فرمائش کی تو فرمایا۔

کروں مدح اہل دول رضا پڑے اس بلا میں مری بلا
میں گدا ہوں اپنے کریم کا مرا دین "پارۂ نان" نہیں

عبقری ہو تو ایسا استغنا ہو تو اس طرح ان کے یہاں بڑی سے بڑی باتوں کے علاوہ چھوٹی چھوٹی باتوں کا بڑا پاس قبلہ رو کبھی نہ تھوکتے سونے کی حالت میں لفظ "محمد" کی شکل میں اپنے جسم کو ڈھال لیتے۔ فاسق شاہنشاہ کی طرف رخ بھی نہ کرتے علماء وسادات کا احترام ان کی عادت ثانیہ بن چکی تھی مسلم معاشرے کے کس طرح خیر خواہ تھے، کہتے تھے کہ مسلمان کو چاہیئے کہ مسلمان ہی کی دوکان سے سامان خریدے بھلا ہو گا تو مسلمان بھائی ہی کا کیا کیا بیان کیا جائے ہر روش قابل تقلید ہر عمل قابل عمل، ہر ادا قابل جاں فدا شخصیت ہو تو ایسی الفضل ما شہدت بہ الاعداء جادو وہ جو سر چڑھ کے بولے ارباب فضل وکمال نے ہزارہا اختلافات کے باوجود ان کی علمی عبقریت کا اعتراف کیا ہے علامہ اقبال، ابوالاعلیٰ مودودی مولانا ابوالکلام آزاد اس طرح برصغیر پاک وہند کے علماء نے ہی نہیں بلکہ عرب وعجم کے علماء وفضلا نے آپ کے علوم وفنون سے استفادہ کیا اور مدح سرائی کی۔

ان سب کچھ کے ہوتے ہوئے مورخین نے جس جانبداری اور کم نگاہی کا ثبوت پیش کیا ہے وہ قابل افسوس ہے اور حیرت انگیز بھی ادھر کئی سالوں سے ان کی شخصیت پر ڈالے گئے دبیز پردہ کو ہٹا کر انکشاف حقیقت کی کوشش کی جارہی ہے ضلعی صوبائی، ملکی، اور بین الاقوامی سطح پر کئی تحقیقاتی ادارے اور تنظیمیں کام کر رہی ہیں اس سلسلے میں "ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی" کا نام نامی سر فہرست ہے اگر ان انجمنوں اور اداروں کی مخلصانہ سرگرمیاں جاری رہیں تو مجھے امید ہے کہ اگلے سالوں میں امام احمد رضا کسی ایک خاص مکتبہ فکر کے نہیں بلکہ ان تمام مذاہب اور مکاتب فکر کے نمائندے ہوں گے جن کی بنیاد صداقت، اخلاص، دینی محبت اور محبت رسول پر ہے۔

اُردو کے ممتاز نقاد پروفیسر ضیغم شمروی کے قلم سے

اعلیٰ حضرت کے مجموعہ ہائے نعت کے بالاستیعاب مطالعہ سے میں جس نتیجے پر پہنچا ہوں، وہ یہ ہے کہ اُن کی نعتوں کو دو قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ایک قسم ایسی نعتوں کی ہے جن کا تعلق ان کے مخصوص عقائد و نظریات کے ساتھ ہے۔ ان میں کچھ نعتیں طویل بھی ہیں اور مختصر بھی۔ دوسری قسم کی نعتیں غزل نما ہیں جو خالصتاً سیرتِ رسول کے اِن مقدس گوشوں سے متعلق ہیں جن کی ہمہ گیری تمام مسلمانوں کے نزدیک مسلّم ہے۔

میرا موضوع دوسری قسم کی نعتوں کو محیط ہے جو اپنے انداز میں بے مثل اور یکتا ہیں۔ حضرت موصوف کا تعلق چونکہ لکھنوی دبستانِ شعر کے ساتھ تھا۔ اس لئے اِن کے ہاں زبان کی حلاوتیں و لطافتیں اپنے انتہائی عروج پر نظر آتی ہیں۔ وہ بیک وقت عربی، فارسی، ہندی اور اُردو زبان پر استادانہ دسترس رکھتے تھے۔ جس کا ثبوت پڑھنے والے کو قدم قدم پر ملتا ہے۔

ان کی اکثر نعتوں کی زبان کوثر و تسنیم میں دھلی ہوئی نظر آتی ہے جس کا ادنیٰ ثبوت یہ ہے کہ داغ جیسے قادر الکلام شاعر کے سامنے کسی نے جب اعلیٰ حضرت کا یہ مطلع پڑھا کہ ؎

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں = ترے دن اے بہار پھرتے ہیں

تو استاد پھڑک گئے اور تاریخی جملہ کہا۔

"مولوی ہو کر اتنے عمدہ شعر کہتا ہے"

داغ جیسے شاعر سے لطافتِ زبان کا یہ خراج لینا معمولی عظمت نہیں۔ مشاہیرِ ادب اس بات پر کلیتاً متفق ہیں کہ اشعار میں سحر آگہی حسنِ ادا اور جدّتِ اسلوب سے آتی ہے۔ مواد چاہے ایک طرح کا کیوں نہ ہو حسنِ اسلوب کا کرشمہ اسے کہاں سے کہاں پہنچا دیتا ہے۔ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کا ایک شعر دیکھئے ؎

واہ کیا جود و کرم ہے شہِ بطحا تیرا
نہیں سنتا ہی نہیں مانگنے والا تیرا

"نہیں سُنتا ہی نہیں" میں جو بات کہہ دی اس کی تفصیل کے لئے دفتر کے دفتر بھی ناکافی ہیں
ابن رشیق جو عربی زبان کے ایک مشہور نقاد ہیں اُنھوں نے کہا تھا کہ "الفاظ و معنی کا تعلق جسم و روح کا تعلق ہے" اگر کوئی شخص لنگڑا یا اپاہج ہو تو روح اپنی انتہائی پاکیزگی اور حسن کے باوجود اُسے کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتی۔ اسی طرح اگر جسم ہر حیثیت سے مکمل تندرست اور حسین ہو لیکن اس پیکر میں ایک خبیث روح کار فرما ہو تو اس شخص کے اعتبار و کردار کو قابلِ نفرت بنا دے گی۔ کیوں کہ جسم اور صورت کا حسن اس کی روحانی زشتی کی تلافی نہیں کر سکتا۔
غور سے دیکھا جائے تو اعلیٰ حضرت کے نعتیہ کلام پر یہ قول کلیتاً صادق آتا ہے۔ کیوں کہ وہ موضوع کی پاکیزگی اور الفاظ کے حسن کے اعتبار سے اپنا جواب آپ ہے۔ الفاظ کا مجموعی آہنگ اور موسیقیت ایسی ہے کہ کانوں میں جلترنگ بجنے لگتے ہیں اور سامع کی روح شبنم جل میں نہا جاتی ہے۔
اعلیٰ حضرت کی یہ نعت دیکھئے جو زبان و بیان اور موضوع کے اعتبار سے سراپا حسن ہے، پڑھیئے اور لطف لیجئے۔ فرماتے ہیں :

کیا ٹھیک ہو رُخِ نبوی پہ مثالِ گُل ۔۔۔ پامال جلوۂ کفِ پا ہے جمالِ گُل
رنگ مژہ سے کر کے خجل یادِ شاہ کو ۔۔۔ کھینچا ہے ہم نے کانٹوں پہ عطرِ جمالِ گُل
یارب ہرا بھرا رہے داغِ جگر کا باغ ۔۔۔ ہر ماہ مہِ بہار ہو ہر سال سالِ گُل

اربابِ فن جانتے ہیں کہ تشبیہات کلام کا زیور ہوتی ہیں۔ اعلیٰحضرت کے ہاں تشبیہات کی جو صورت ہے اس سے ان کی قوتِ مشاہدہ کی گہرائی کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ ایسی تشبیہات کو دیکھ کر ناطقہ سربگریباں نہ ہو تو کیا ہو؟ فرماتے ہیں ؎

ہے جلوہ گر نورِ الٰہی وہ رُوبرو ۔۔۔ قوسین کی مانند ہیں دونوں ابرو
تیل کی بوندیں ٹپکتی نہیں بالوں سے رضا ۔۔۔ صبحِ عارض پہ لٹاتے ہیں ستارے گیسو

اقبال نے کہا تھا۔

حق اگر سوزے نہ دارد حکمت است ۔۔۔ شعر می گردد چوں از دل گرفت

اعلیٰ حضرت کے اشعار میں حق کے ساتھ "سوزِ دل" کی آمیزش نے ان کے نعتیہ کلام کو تاثیر کے نقطۂ عروج تک پہنچا دیا ہے۔ مندرجہ ذیل شعر دیکھئے۔

وہ کمالِ حسنِ حضور ہے کہ گمانِ نقص جہاں نہیں
یہی پھول خار سے دُور ہے یہی شمع ہے کہ دھواں نہیں

اس نعتیہ شعر کی حیثیت بھی تاریخی ہے جسے ابو الاثر حفیظ جالندھری نے سُنا اور اُس کے حسن و لطافت پر دیر تلک وجد کرتے رہے۔

نقادانِ فن کا یہ خیال ہے کہ غالب ایجاد و اختراع کا بادشاہ تھا۔ وہ فارسی اور اُردو کو مِلا جُلا کر ایسی نئی بندشیں تراش لیتا تھا جو اپنی صورت میں یکتا اور بے مثل ہوتی تھیں۔ اعلٰحضرت کی جس نعت کا میں اس سلسلے میں حوالہ دینے والا ہوں اُسے دیکھ کر ان کی قوتِ اختراع کی نہ صرف عکاسی ہوتی ہے بلکہ حیرت اس بات پر ہے کہ اُنھوں نے باوصف اس کے نہ تو شاعری پر سنجیدگی سے کبھی توجہ دی اور نہ ہی فنِ شعر میں کسی سے زندگی بھر اصلاح لی۔ اس کے باوجود ان اشعار میں ایسی دلآویزی و دلکشی کا آجانا کرامت سے کم نہیں۔ شوکتِ زبان و بیان کے ساتھ تشبیہات کی ندرت و لطافت اور شعری موسیقیت دیکھئے اور سر دُھنیئے ؎

سر تا بقدم ہے تنِ سُلطانِ زمن پھُول　　　لب پھُول دہن پھُول ذقن پھُول بدن پھُول

دِل اپنا بھی شیدائی ہے اس ناخنِ پا کا　　　اتنا بھی مہِ نو پہ نہ اے چرخِ کہن پھُول

اعلٰحضرت کی فنّی عظمت یہ بھی ہے کہ اُنھوں نے نعتوں کی آرائش و تزئین کے لئے نہ صرف الفاظ کی سحر کاریوں سے کام لیا ہے بلکہ تخیّل کی گُل ریزیوں سے اِنھیں دامن باغباں بھی بنا دیا تھا اور کفِ گل فروش بھی۔

ان کی بے شمار نعتیں ایسی بھی ہیں جن میں آیاتِ قرآنی، احادیثِ نبوی اور صحابہ کرام کے اقوال کے بعض ٹکڑے اس خوبصورتی سے نظم میں داخل کیے گئے ہیں گویا ان کا تعلق عربی سے نہیں بلکہ اُردو روزمرّے سے ہے۔ ایسا کرنے سے نفسِ مضمون کی نہ تو نزاکت مجروح ہوتی نظر آتی ہے نہ اس کی سلاست میں کوئی فرق محسوس ہوتا ہے۔ یوں سمجھ لیجئے کہ۔

"از دل خیزد و بر دِل ریزد" کی کیفیت ہر جگہ جاری و ساری رہتی ہے۔

مثال کے طور پر درج ذیل نعت میں عشقِ رسول کے والہانہ اظہار کے ساتھ مختلف زبانوں کو جس سلیقے، تنظیم اور ہنرمندی سے کام لیا گیا ہے۔ اِسے پڑھ کر اعلٰحضرت کی محیّر العقول صنّاعی کی داد دینا پڑتی ہے

لم یات نظیرک فی نظر، مثلِ تو نہ شد پیدا جانا

جگ راج کو تاج تورے سر سوہے تجھ کو شاہِ دوسرا جانا

یہ نعت زبان زدِ عام ہے اس کی قرأت ایک جداگانہ لُطف کی حامل ہے جس کی طویل اور مترنّم بحر سے دِل کے تار جھنجھنا اُٹھتے ہیں اور معنوی تقدّس وجدان کی آخری سرحدوں کو چھُو لیتا ہے۔

فارسی زبان میں عطّارؔ، رومیؔ، سنائیؔ، حافظؔ اور رجان محمد قدسیؔ جیسے امامینِ فن نے نعت گوئی کی صوری و معنوی لطافتوں کو برقرار رکھّا اور اُن کی نعتوں میں سرمستی و وارفتگی اور رسُولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ساتھ عقیدت کا بھرپُور اظہار ملتا ہے۔ لیکن اُردو زبان کے متقدمین شعراء میں کوئی شاعر ایسا نظر

ہنیں آتا جس نے اِس فن کو دوسری اصناف کے مقابلے میں ترجیحی صورت دے کر کوئی نعت کا باقاعدہ مجموعہ مرتب کیا ہو۔

اس سلسلے میں بھی سب سے پہلے نظر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان پر جا ٹھہرتی ہے جنہوں نے ساری زندگی نعت گوئی کے لئے وقف کر دی اور اپنے قلم کو کسی دوسری صنفِ سخن سے آلودہ نہیں کیا۔

انہوں نے ایک نہیں پورے دو مجموعے اُردو ادب کو دے کر اس روایت کو ٹھوس بنیادیں مہیا کیں۔ آپ نے نہ صرف نعت کے فن میں جدّتیں اور نئے تجربات کئے بلکہ اسالیب و ہیئت میں بھی اپنی خداداد صلاحیتوں کا بھرپور مظاہرہ کیا۔ ان کا مطمعِ نظر ہمیشہ یہی رہا کہ

نہ مرا نوش ز تحسین نہ مرا نیش ز طعن — نہ مرا گوش مدحے نہ مرا ہوش ذمے

منم و کنجِ خمولے کہ نہ گنجد دروے — جز من چند کتابے و دوات و قلمے

GARMENT DIVISION

WITH BEST COMPLIMENTS

FROM

F.. K. K. TEXTILE INDUSTRIES LIMITED

Manufacturers and Exporters of Garments from Woven Fabrics,

is a young but

Energetic Company interested in new and Challenging Assignments

Established in

Septmber, 1985

WITH

highly experienced management team.

The Company is a sister concern of Burney's Group, having about 1200 employees and turnover of multi-million rupees.

F.K.K. TEXTILE INDUSTRIES LTD.

Plot No.L-3/A — Phone No.683889, 671885,682018.
Block 22 — Telext No.23525 SHAMA PK.
Federal 'B' Area, — Booth Telefax: 92-21-7352-76) Attention
Karachi(Pakistan). — 92-21-7352-77) F.K.K.

Telegraphic Address: SHAMAWAX.

CITY OFF: O.T. 5/6 RAMPART ROW-BOMBAY BAZAR P.O. NO. 6110 KARACHI (PAK) Ph: (021) 228523-7 CABLE: 'WAXMATCH'
HEAD OFFICE: PLOT NO. L3A, BLOCK NO. 22 FEDERAL "B" AREA KARACHI PHONES: 683889-682018-671885 TLX: 23525 SHAMA PK.

نئی کارمینا نظامِ ہضم کی اصلاح کے لیے زیادہ پُرتاثیر

کو پودینے کے جوہر اور دیگر مفید و مؤثر اجزا کے اضافے سے زیادہ قوی، پُرتاثیر اور خوش ذائقہ بنادیا گیا ہے۔

انسان کی تن درستی کا زیادہ تر انحصار معدے اور جگر کی صحت مند کارکردگی پر ہے۔ اگر نظامِ ہضم درست نہ ہو تو دردِ شکم، بدہضمی، قبض، گیس، سینے کی جلن، گرانی یا بھوک کی کمی جیسی شکایات پیدا ہوجاتی ہیں جس کے سبب غذا صحیح طور پر جزوِ بدن نہیں بنتی اور صحت رفتہ رفتہ متاثر ہونے لگتی ہے۔

پاکستان اور دنیا کے بہت سے ممالک میں ہمدرد کی کارمینا پیٹ کی خرابیوں کے لیے ایک مؤثر نباتی دوا کے طور پر شہرت رکھتی ہے۔ چونکہ یہ ہر گھر کی اہم ضرورت ہے اس لیے ہمدرد کی تجربہ گاہوں میں اس کی افادیت پر ہمہ وقت تحقیق و تجربات کا عمل جاری رہتا ہے۔ نئی کارمینا اسی تحقیق کا حاصل ہے۔ نئی کارمینا

نئی کارمینا نظامِ ہضم کو بیدار کرنے، معدے اور آنتوں کے افعال کو منظم و درست رکھنے میں زیادہ کارگر ہے۔

بچوں، بڑوں سب کے لیے مفید

ہمدرد
ہم خدمتِ خلق کرتے ہیں

اساسِ اخلاق
تحقیق، روحِ تخلیق ہے

Adarts CAR- 4/88

مفتی محمد مکرّم احمد ——— (شاہی امام وخطیب جامع مسجد فتحپوری دہلی)

حضرت مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی شخصیت ایک عظیم اور عبقری شخصیت ہے جس پر ملّت اسلامیہ جتنا بھی فخر کرے کم ہے اور ان کے علمی و روحانی فیوض و برکات کی جتنی بھی قدر کرے کم ہے۔ اس زمانے میں جبکہ ہندوستان کی دینی فضا میں زبردست تموّج تھا۔ ہندوستان و بیرون ہند کے مسلمان سیاسی ابتری ذہنی انتشار اور معاشی خلفشار کا شکار تھے، دینی انحطاط کا زمانہ تھا اسلام دشمن طاقتوں نے اس بگڑتی ہوئی صورت حال سے اپنے سیاسی استحکام کے لئے خوب فائدہ اٹھایا یعنی ۱۸۵۷ء کا سال ہندوستانی مسلمانوں کے لئے عظیم المیہ تھا اُس وقت اس حادثہ سے ایک سال پہلے بریلی کے شہر میں افغان گھرانے میں ایک اللہ کے نیک بندے کی پیدائش ہوئی جن کا نام احمد رضا خاں رکھا گیا۔ اللہ رب العالمین کی یہ مشیئت رہی ہے کہ جب بھی دین کے خلاف سازشیں اُبھریں طاقتوں نے سر اُٹھایا تو مردانِ خدا نے بھی دین کی بھرپور خدمت کر کے ملّت اسلامیہ کا سر بلند کیا۔ ہندوستان میں حضرت خواجہ غریب نواز خواجہ معین الدّین اجمیری رحمت اللہ علیہ اور حضرت خواجہ باقی باللہ رحمۃ اللہ علیہ کی حیات پاک اور خدمات اس پر شاہد ہیں چنانچہ مولانا احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت بھی اللہ تعالیٰ کی اسی سنّت کا ایک حصہ ہے۔ بچپن میں اُن کی نیک سیرت، ذ فطانت اور بہت کم عمری میں علوم معقولہ و منقولہ کی مہارت من جانب اللہ عطا ہوئی تھی۔ آپ کے والد ماجد مولانا علی نقی اور دادا اپنے وقت کے جیّد عالم و فاضل تھے۔ مولانا احمد رضا خان ابھی چودہ سال کے بھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ آپ کا شمار مستند علماء میں ہونے لگا تھا۔ بچپن علوم پر آپ کو زبردست مہارت حاصل تھی کہ اسکی مثال نہ اس دور میں ملتی ہے اور نہ آپکے بعد کسی کو یہ فضل عطا ہوا۔

ذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشاء ط فالحمدللّٰہ علی ذٰلک۔

ان میں سے بہت سے علوم وہ ہیں جن کو آپ نے کسی بھی استاد سے نہیں پڑھا بلکہ تائیدِ غیبی سے یہ حاصل ہوئے۔ آپ اپنے وقت کے بے مثال فقیہہ و مفتی اور عدیم النظیر مصنف تھے جن کی تصانیف ملّت اسلامیہ کے لئے رُشد و ہدایت کا سرچشمہ ہوئے۔ علم الحدیث کے بھی آپ امام ہیں۔ اس فن میں آپ کو جو اعلیٰ مقام حاصل تھا اس پر

آپ کی بہت سی تصانیف شاہد ہیں۔

علم فقہ میں آپ کی مہارت، تبحر و استحضار جزئیات فقہیہ، ذہانت اور دیانت فقیہہ پر آپ کے مخالف بھی معترف ہیں۔ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ "فتاویٰ رضویہ" بارہ ضخیم جلدوں میں موجود ہے جس میں ہر جلد بڑے سائز کے کئی کئی سو صفحات پر مشتمل ہے۔ اس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی نظر عمیق انتہائے مسائل میں کہاں تک پہنچتی تھی۔ آپ کی صرف فقہی تصانیف کی تعداد کئی سو تک پہنچتی ہے۔ علوم منقولہ کے علاوہ خالق کائنات نے آپ کو علوم عقلیہ میں جو کمالات عطا فرمائے تھے وہ ایک حیرت انگیز حقیقت ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت عظیم و نادار الوجود ہے۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اس نابغۂ روزگار شخصیت پر کچھ لکھنا ایک انہی جیسے وسیع النظر و فقیہہ الدھر کا کام ہے۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ایک ہزار تک پہنچ چکی ہے جن میں سے ایک معقول حصہ زیور طباعت سے آراستہ ہو چکا ہے اور کافی ذخیرہ اب بھی محتاج طباعت ہے جس کے لئے ہندوستان کے حساس اور درد مند اہل خیر حضرات کوشش فرما رہے ہیں کہ یہ قلمی نوادرات زیور طباعت سے آراستہ ہوں اور ضائع ہونے سے محفوظ رہیں۔

آسمانِ رشد و ہدایت پر فضل و کمال کا درخشندہ آفتاب تقریباً ۶۸ سال اپنی ضیا پاشیوں سے اندھیروں کو اجالوں میں تبدیل کرتا ہوا ماہ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ مطابق ۱۹۲۱ء میں غروب ہو گیا۔

انا للہ و انا الیہ راجعون

دور ہا باید کہ تا کودکے از لطفِ طبع — عالم گویا شود یا فاضلِ صاحب سخن
قرنہا باید کہ یک مرد حق پیدا شود — بو سعید اندر خراساں یا اویس اندر قرن

خداوند قدس اپنے حبیب سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ واصحابہٖ وسلم کے صدقہ میں حضرت فاضل بریلوی کی خدمات جلیلہ بتول فرما کر ان کے درجات کو بلند فرمائے اور ملت اسلامیہ کو استفادہ کا شوق عطا فرمائے۔ آمین
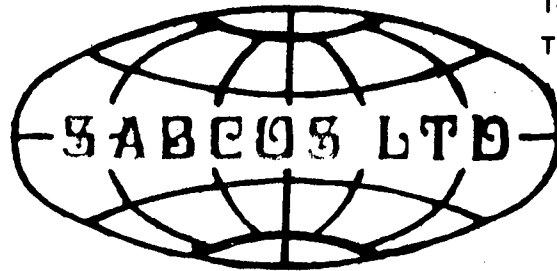
Telegrams : TAJBAWA
Telex : TBANI PK - 2622

THE NAME TRUSTED WORLD OVER
SABCOS LTD., have long been acknowledged as the manufacturers of repute all over the world. Equipped with largest cone dyeing plant in Pakistan capable of processing yarn and fabrics Sabcos products are manufactured with finest quality material under the stringent process of quality control

SABCOS Manufacturers and Exporters of
● SABCOS BLANKETS ● MACHINE MADE CARPETS ● VELVET ● TERRY TOWELS ● HOSIERY GOODS ● SUITINGS

SPECIALISTS IN DYEING & BLEACHING OF CLOTHS

SABCOS LTD.

Mills :
A-12, S. I. T. E., Off Manghopir Road, KARACHI-16
(Pakistan) Phones : 295877-295334

Office :
45-46/B, Latif Cloth Market Luxmidas Street,
KARACHI-2 (Pakistan) Phones : 234288-238751
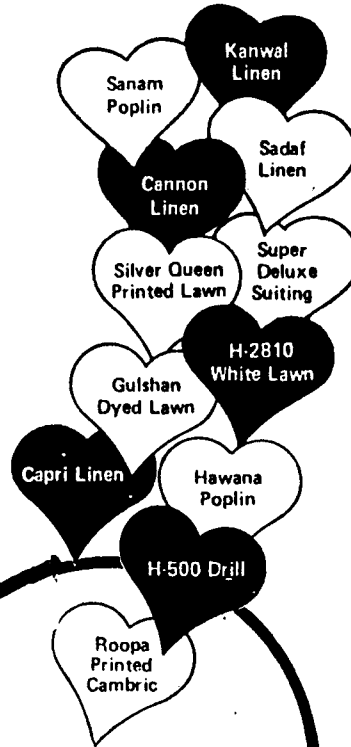
ایک غیر مسلم ولندیزی اسکالر کی حیثیت سے میں، اپنے لئے یہ بڑا اعزاز سمجھتا ہوں کہ ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا نے مجھے یہ دعوت دی ہے کہ میں امام موصوف کی نگارشات کی اہمیت پر تبصرہ کروں جو انھوں نے اسلام کی تشریح و ترجمانی کے دوران خصوصیّت کے ساتھ صفحۂ قرطاس پر رقم کی ہیں۔

اس مقصد کے پیشِ نظر میں چاہتا ہوں کہ ان کے افکار کی تین امتیازی خصوصیات پر نمایاں روشنی ڈالوں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ امام موصوف اس شدتِ حال سے آگاہ ہیں کہ انھیں جن لوگوں کی رہنمائی کرنا ہے ان کی فوری ضروریات کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے حالاتِ حاضرہ کے حوالے سے اپنے مشن کی موزونیت و مناسبت کی وضاحت کریں۔ چونکہ حالات تبدیل ہو چکے ہیں اور یہ بھی ضروری ہو سکتا ہے کہ بانیٔ مذہب کے فرمودات کے الفاظ و عبارات سے انحراف ہو جائے، اس لئے وہ زبردست استدلال کا مظاہرہ کرتے ہیں (گویا اس رجحان کی بیخ کنی کرتے ہیں) لیکن ایسی ضرورت کے حق میں عقلی دلائل، خصلت اور عادت (عُرف) کا نظام ہی فراہم کر سکتا ہے اور یہ مذہب کی بنیاد و قیام کے وقت وجود میں نہیں آتا۔ چھری کی دھار کی طرح تیز صورتِ حال سے نمٹنے کی اشد ضرورت، مناسبتِ حال سے غور و فکر، یا اخلاقی بگاڑ کے متصادم اسباب، گویا یہ سب امور ہمیشہ مذہب کے اصولوں سے جکڑے ہوتے ہیں کیونکہ اگر بانیٔ مذہب حیاتِ ظاہری میں ہوتے تو وہ ان سب امور کو پورے طور پر درست کر دیتے[1]

دوسری بات یہ ہے کہ امام رضا کے مزاج کی ایک اور خصوصیّت، اُن کی مشیّت اور رضا ہے جس کے تحت وہ عام آدمی کے جذبات اور تمناؤں کا اظہار کرتے ہیں لیکن یہ اس شرط پر نہیں کہ شریعت کے (ایک یا کسی) ضابطے کی خلاف ورزی کی جائے۔ اسی مطابقتِ حال کے پیشِ نظر، امام رضا، ان نمازوں کی اجازت مرحمت کر دیتے ہیں جو ایک اہل اللہ کے مقبرے یا مزار کے دائیں یا بائیں طرف ادا کی جائے تا کہ صاحبِ مزار کی بابرکت روح سے برائے امداد تائید حاصل ہو سکے[2]۔ لیکن ساتھ ہی وہ اس امر کو موزوں و مناسب قرار دیتے ہیں کہ قبر کو بوسہ دینے سے پرہیز کرنا چاہیئے[3] اسی طرح (ان کے نزدیک) یہ ایک بے بنیاد رواج ہے کہ نوزائیدہ بچوں کے تراشیدہ بال قبر پر رکھ دیئے جائیں[4]

احمد رضا کی تعلیمات کا ایک تیسرا پہلو جو خاص توجہ کا مستحق ہے، وہ (پیغمبر اسلام) محمّد (صلی اللہ علیہ وسلم) سے اُن کی انتہائی گہری عقیدت ہے۔ آدابِ میلاد کے دوران، قیام (اسلام کے لئے کھڑے ہونے) میں شامل نہ ہونا، اُن کے نزدیک نبی کریم کی شان میں شدید گستاخی اور بے ادبی کے برابر ہے[5]۔ واقعہ یہ ہے کہ اللہ کا رسول، صفاتِ خداوندی کے علاوہ، سراپا قابلِ فہم کاملیت کا حامل ہے[6] مثال کے طور پر اُنھیں اخراجِ شبینہ کے خلاف تحفظ دیا گیا[6] اُن کا سایہ نہیں تھا کیونکہ خُدا نے اُن کے بدن کو تمام مادّی عناصر سے پاک کرنے کے بعد، اُنھیں خالصتاً نُور کر دیا تھا[6]

آخر میں میرے نزدیک یہ امر بلاشبہ افسوسناک ہے کہ برصغیر پاکستان و ہند میں اسلام کے مغربی اسکالروں نے اب تک نہایت گھٹیا پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے، ان امام صاحب کے عقائد و افکار کے مطلعے کو نظر انداز کر رکھا ہے، جو اپنی زندگانی میں اور اب عالم جاودانی میں جانے کے بعد بھی،

اپنے عقیدت مندوں کے دل و دماغ پر موثر گرفت رکھتے ہیں، یہاں تک کہ دُور دراز کے ممالک میں بھی ان کا گہرا اثر پایا جاتا ہے مثال کے طور پر یہاں ہالینڈ میں بھی، وہ اسی طرح جانے پہچانے جاتے ہیں۔

پروفیسر ڈاکٹر جے ایم ایس بل جون
ایمیریٹس پروفیسر آف اسلامولوجی
یونیورسٹی آف لیڈن (ہالینڈ)

لیڈن (ہالینڈ) ۲۲ مئی ۱۹۸۹ء

نوٹس (حوالہ جات)

۱۔ احمد رضا خاں بریلوی۔ العطایا النبویہ (فیصل آباد ۱۳۲۶/۱۹۰۸) جلد اوّل، ۱۸۴۔
۲۔ العطایا النبویہ (فیصل آباد۔ ۱۴۰۰/۱۹۸۰ء) جلد دوم، ۳۳۳
۳۔ العطایا النبویہ (فیصل آباد۔ ۱۳۹۴/۱۹۷۴) جلد چہارم، ۸، لیکن ایک روضہ شریف کی چوکھٹ کو بوسہ دینے میں کوئی حرج نہیں اور شریعت اس امر میں ممانعت نہیں کرتی کہ پیٹھ کی طرف دونوں ہاتھ باندھ کر، روضہ شریف کے سامنے دیکھتے ہوئے پیچھے کی طرف چلیں۔
۴۔ احمد رضا خاں بریلوی۔ فتاوی افریقہ (کراچی ۱۹۷۷) صفحہ ۸۳
۵۔ العطایا النبویہ (لاہور ۱۹۸۶ء)، جلد دہم۔ ۱۳۹، ا۔
۶۔ العطایا النبویہ (کراچی ۱۹۸۵ء) جلد ششم، ۱۵۵۔
۷۔ العطایا النبویہ (کراچی ۱۹۸۵ء) جلد ششم، ۱۷۸۔
۸۔ احمد رضا خاں بریلوی، مجموعہ رسائل (کراچی ۱۹۸۵ء) صفحہ ۵۱۔

کچھ اور ہی بات ہوتی اگر آپ کے ٹی وی میں یہ خصوصیات بھی ہوتیں...
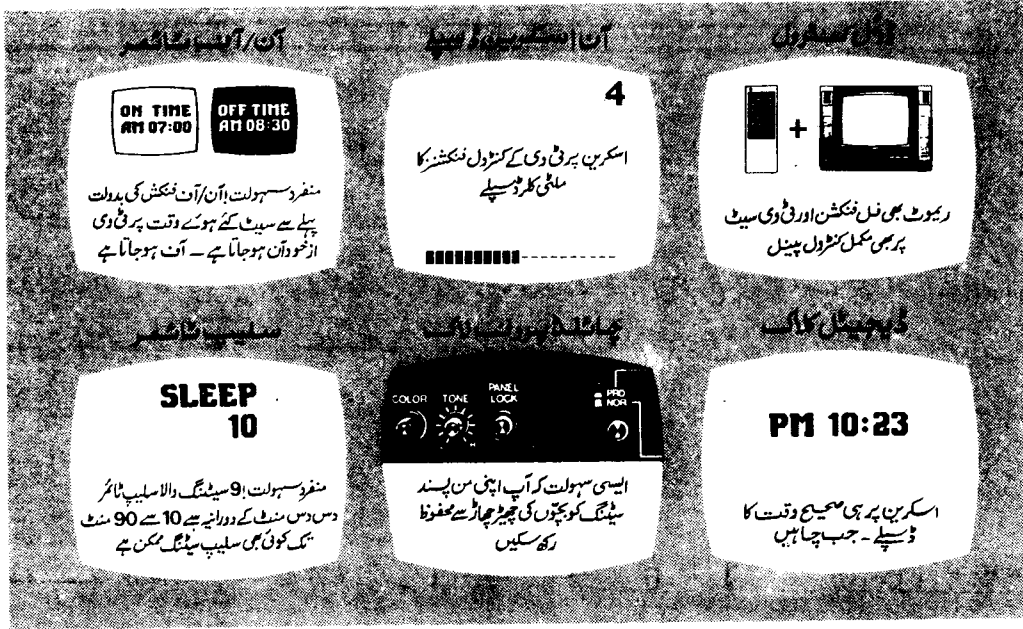
لومینر "20

منفرد خصوصیات سے آراستہ نیا رنگین ٹی وی
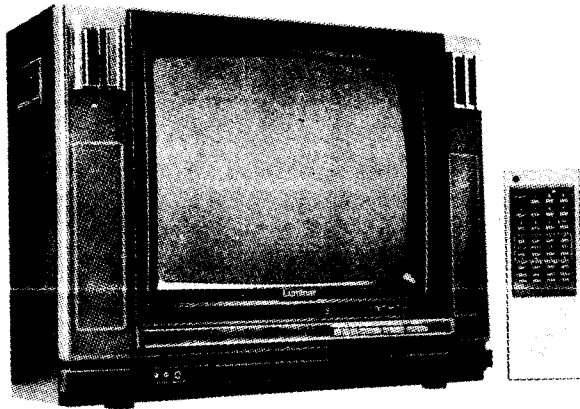
اور لومینر کی دیگر نمایاں خصوصیات بھی!

- ڈارک ٹنٹڈ پکچر ٹیوب سے واضح تر رنگین تصویر
- آنکھوں کی راحت کے لئے حفاظتی شیشے کی اسکرین
- اسٹیریو نما انداز' بھرپور اور رواں آواز
- فاضل پرزہ جات کی دستیابی اور بعد از فروخت سروس کی ضمانت

مناسب قیمت، بلند معیار ۔
لومینر

THAVER

احمد رضا خاں نے مذہبی اسلوب کو خود آگاہی اور حریفانہ روش عطا کی

ایک امریکی خاتون پروفیسر تاریخ کا امام احمد رضا کی جد وجہد پر تبصرہ

محترمہ باربراڈی میٹکاف۔ پروفیسر شعبۂ تاریخ کیلیفورنیا یونیورسٹی، ڈیوس

۱۹ ویں صدی کا آخری دور شمالی ہند کے مسلمانوں کی مذہبی زندگی میں دور رس تبدیلی کا زمانہ تھا اُس دور میں مختلف الخیال مفکرین منظر عام پر آئے جنھوں نے نئے سرے سے وضاحت اور صراحت کرنے کی کوشش کی اور وہ اپنے اس فکری عمل کو اپنے عقائد کی صحیح ترجمانی سمجھتے تھے اس طرح جو مکاتیب فکر اُبھرے اور آج تک اپنے اپنے مسلک پر مستقل مزاجی سے قائم ہیں، وہ ہیں دیوبندی، اہل حدیث، ندوی، احمدی اور جو مسلک یہاں زیر گفتگو ہے بریلوی یا جو اکثر اہل سنت وجماعت کے نام سے اپنی شناخت کراتے ہیں۔ نام نہاد جدیدیت پسند بھی، جو اس دور میں ابھرے ہیں، وہ بھی علماء پر قدامت پسندی یعنی نہ بدلنے والے کا الزام لگاتے ہیں جیسا کہ یہ سب نام بتاتے ہیں، بہر حال کچھ بھی ہو، علمانے بھی تبدیلی قبول کی ہے۔

احمد رضا خاں نے یہ دیکھا کہ وہ غیر موزوں اصلاح (عقیدہ) کے مقابلے میں اسلام (دین) کا تحفظ کر رہے ہیں، انھوں نے ایک ایسے مذہبی اُسلوب کو فروغ دیا اور اس کا دفاع کیا جو جنوبی ایشیا کے ماحول و تناظر میں اُبھرا تھا، جس میں رواجی زندگی میں ہر سال برپا ہونے والی تقریبات اور صوفیا کے مشاغل جیسے عرس اور مراقبہ بتصور شیخ، شامل تھے۔ انھوں نے میلاد النبی کی تقریب کی اشاعت کی حوصلہ افزائی کی۔ ایسا کرنے کے لئے، روایات اسلف) کے عمل کو حق بجانب ثابت کرنے کے لئے انھوں نے دانشورانہ اور باقاعدہ نظم ونسق کے ایسے امور انجام دیئے جو انھوں نے دیکھے تھے۔ ان کی اس کوشش نے اولیاء اللہ کے ارفع واعلیٰ کردار اور عظمت کو محفوظ رکھا اور سب سے بڑھ کر یہ کہ نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی توقیر و تعظیم کا تحفظ کیا۔ انھوں نے مقابلہ کرتے اور اشاعت و تبلیغ کے نئے اور اہم عصری طریقوں سے بھرپور استفادہ کیا مثلاً مناظرہ، مباحثہ وتقاریر، پمفلٹ اور کتابوں کی اشاعت کی۔

قرآن (پاک) کا ترجمہ اور تفسیر جو انھوں نے بیان کی، اور اُن کے وسیع ترفتاوی، اُن کے کارناموں کی ہمہ جہتی کی تصویر کشی کرتے ہیں اور جن کو مطابع (پرنٹنگ پریس) نے اب کثرت سے قابل حصول بنا دیا ہے انھوں نے مذہبی اسلوب و انداز کو خود آگاہی اور حریفانہ روش عطا کرنے میں ایک اہم اور عملی کردار ادا کیا اور زیادہ سے زیادہ لوگ اسلام کے متعلق، بڑھتے ہوئے علم کی طرف کھنچنے لگے اور ان میں صحیح وغلط عمل کا فزوں تر احساس اُبھرا۔

وہ علماء (کرام) کے نئے معاشرتی کردار کی عملی وضاحت کرتے ہیں جو عام حالات سے علیحدہ ہونے کے باوجود، بنیادی شخصیات کی حیثیت سے مقبول ہوگئے خود احمد رضا بھی مینار کی طرح بلند و بالا شخصیت کے حامل تھے وہ اپنے غیر معمولی حافظے، ذکاوتِ ذہنی اور دانشورانہ صلاحیت کی وجہ سے قابل احترام تھے اور انھیں ایک مجدّد اور ایک شیخ کا باعزت و بلند مرتبہ حاصل تھا۔

برطانوی حکومت سے اُن کا رویّہ محتاط تھا، سب سے بڑھ کر، یہ کہ انھیں یہ موقع میسر آگیا کہ جو کچھ انھوں نے صحیح عمل کے طور پر دیکھا، اس کا تحفظ کریں، موصوف نے اپنے زمانے کے مسلمانوں کی شخصی اور ذاتی زندگی میں دین کو توانا و قوی عنصر بنا دیا۔

****

امام احمد رضا قدس سرہٗ

اپنوں اور غیروں کے درمیان

منظور الحق
اسماعیل پورہ
کامٹی، مہاراشٹر

ہفت روزہ "اخبارِ عالم" بمبئی کے ۲۰ تا ۲۶ نومبر ۱۹۸۸ء کے شمارے میں شائع شدہ پیشِ نظر مضمون شہر کامٹی کے وسیع النظر صاحب قلم اور معروف صحافی جناب منظور الحق صاحب کا تحریر کردہ ہے۔ چونکہ موصوف کا تعلق جماعت اسلامی سے ہے لہٰذا اس اعتبار سے مضمون کی اہمیت اور بڑھ جاتی ہے۔

ادارہ ماہنامہ "حجازِ جدید" دہلی اور ہفت روزہ "اخبارِ عالم" بمبئی کے شکریہ کے ساتھ یہ مضمون قارئین کی نذر کر رہا ہے۔

اس وقت اہلِ سنت وجماعت (بریلوی گروپ) نہایت جوش کے ساتھ والہانہ طور پر امام احمد رضا خاں بریلوی کے عرس مبارک کے موقع پر اپنی عقیدت مندیوں کا اظہار کر رہے ہیں جس کا انھیں حق ہے۔ امام احمد رضا خاں صاحب حقیقتہً اپنے وقت کے ایک جیّد عالم اور جملہ علوم اسلامی پر عبقری کی حیثیت رکھتے تھے جو روز روشن کی طرح عیاں اور ظاہر و باہر بات ہے جس کے لئے اتنی ہی دلیل کافی ہے کہ ہم ان کے فتاویٰ کا مطالعہ کریں تو اول دعوے کو حقیقت پاتے ہیں۔

یہ بات بھی عام انسانی تاریخ سے ثابت ہے کہ جو شخص اپنی جگہ جس قدر بڑا اور اہم حیثیت و مقام کا حامل ہوتا ہے اس کی مخالفت بھی اتنی زیادہ اور شدید ہی ہوتی ہے۔ یہی بات ہمیں امام موصوف کے تعلق سے بھی نظر آتی ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ کے متعلق یہ بات سبھی جانتے ہیں کہ دنیائے اسلام میں اتنی مخالفت کبھی کسی کی نہ ہوئی جتنی کہ امام صاحب کی ہوئی۔ مگر آج وہی امام ابو حنیفہ تین چوتھائی دنیائے اسلام کے امام نظر آتے ہیں۔

یہی بات ہمیں امام وقت حضرت بریلوی میں دیکھنے کو ملتی ہے کہ لاکھ مخالفتوں کے طوفان اُٹھے، لاکھ بدنامیوں اور مذمتوں کی آندھیاں چلائی گئیں مگر سب بے کار۔ یہ پہاڑ اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں سب ٹکرانے والوں کے سر خود ہی پھوٹ کر رہ گئے۔ وجہ! صرف حسد کی آندھی تھی اس لئے اسلامی دنیا میں کوئی اثر قائم نہ کرتے ہوئے گزر گئی۔ آج مطلع صاف ہو رہا ہے۔ امام موصوف کی تعلیمات کو عام کیا جا رہا ہے اُن کے بعض عقیدت مندوں نے ان کا بیڑا اٹھا رکھا ہے کہ ان کی تعلیمات، ان کے فتاوے دین حق کے مختلف موضوعات پر ان کی توضیحات وتشریحات کو محض کاغذ کا پلندہ بنا رکھا نہیں رہنے دیا جائے گا۔ بلکہ عوامی سطح پر ان کی وسیع پیمانے پر اشاعت کر کے عوام کو حق سے آگاہ کیا جائے گا۔ اس سلسلے میں جہاں تک میری معلومات کا تعلق ہے میں نے دیکھا ہے کہ پاکستان میں محترم پروفیسر مسعود احمد صاحب اور ہندوستان میں کلیان کے محترم عارف علی رضوی صاحب زیادہ متحرک اور فعال ہیں۔ ابھی چند دنوں پہلے ہی جناب عارف علی رضوی صاحب کا ایک مضمون "آخری بدھ۔۔۔" روزنامہ انقلاب بمبئی میں قارئین کی نظروں سے گزرا ہوگا حقیقت یہ ہے کہ ایسے مضامین کی آج ضرورت ہے جن سے حضرت بریلوی کے کارناموں کا اظہار ہوتا ہے مخالفین کی اڑائی ہوئی گرد جس نے لوگوں کی نظروں پر موصوف کے خلاف پردہ ڈال رکھا ہے پھٹتی ہے اور لوگ حیرت زدہ ہو جاتے ہیں کیا یہ وہی امام احمد رضا ہیں جن کے خلاف ایک محاذ قائم ہے۔

مخالفت کی حقیقت اسی وقت کھلتی ہے جب ہم امام موصوف کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ جو پہلے کی بہ نسبت آج زیادہ آسانی سے دستیاب ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ تمام تر مخالفت محض گروہی عصبیت معاصرانہ بغض وحسد اور جھنجھلاہٹ کے سوا اور کچھ نہیں ہے جب کہ حقیقتاً دونوں تینوں مخالف گروہ اہل سنت وجماعت کا ہی ایک حصہ ہیں جب ہم امام موصوف کی کتابوں کا مطالعہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص اپنی علمی فضیلت اور اپنی عبقریت کی وجہ سے دوسرے علماء پر اکیلا ہی بھاری تھا اور یہی ایک بات (یعنی وہ بات جس کا سارے فسانے میں ذکر نہیں) دوسروں کو گراں گزرتی ہے جس کی وجہ سے تلملا کر بے جا مخالفت پر اُتر آئے ہیں۔ معاملہ خواہ عرس وزیارت قبور کا ہو یا رسوم جاہلیہ کا سب میں بریلوی و دیوبندی بدعات وخرافات کے یکساں مخالف نظر آتے ہیں۔ عورتوں کی مزارات پر حاضری سے متعلق ایک سائل کے جواب میں نہایت واضح لفظوں میں فرمایا:۔

"یہ مت پوچھو کہ عورتوں کا مزار پر جانا جائز ہے یا نہیں، بلکہ یہ پوچھو کہ اس عورت پر کس قدر لعنت ہوتی ہے اللہ، اس کے ملائکہ اور خود صاحب مزار کی جانب سے جب کہ وہ گھر سے ارادہ کر کے چلتی ہے اور اس وقت تک ہوتی رہتی ہے جب تک کہ وہ گھر واپس نہیں آجاتی۔ سوائے روضۂ انور کے کسی اور مزار کی زیارت عورت کے لئے جائز نہیں" (الملفوظ)

اس کے علاوہ موصوف نے "رسوم شادی" کے سلسلے میں ایک رسالہ بھی تحریر فرمایا ہے جو آج "رسوم شادی" کے نام سے کسی بھی مکتبہ سے دستیاب ہو سکتا ہے۔ مزارات کی زیارت، دعوت طعام میت عورتوں کی مزارات پر حاضری وغیرہ سے متعلق آپ کے فتاوے اور رسالے آج مکتبوں میں ملتے ہیں اور قابلِ مطالعہ ہیں۔ یہی نہیں زندگی کے ہر معاملے اور مسئلے میں آپ کے ارشادات، توضیحات اور فتاوے موجود ہیں اور آج اشاعت کے مرحلے سے گزر چکے ہیں۔ بہ آسانی دستیاب ہیں انھیں پڑھ کر ہی کوئی شخص جان سکتا ہے کہ جس عظیم شخصیت پر بدعات وخرافات پھیلانے کا بے تکا الزام عائد کیا جاتا ہے وہ کتنا زبردست بدعات و خرافات کا مخالف اور دین حق کا اظہار کرنے والا تھا۔ اس کی اصل شخصیت پر آج تک جو کچھ بھی پردے پڑے ہوئے تھے اس کی ذمہ داری جہاں مخالفین ومعاندین کی مخالفانہ سرگرمیوں پر ہے وہیں موافقین ومقلدین کے سر بھی ہے کہ اُنھوں نے عوامی سطح پر موصوف کی تعلیمات کی اشاعت کا مناسب انتظام نہ کیا اور صرف تقریری وخطابتی جوہر دکھلانے میں سرگرم نظر آئے۔ بجائے اپنے امام کی شخصیت کو نمایاں کرنے خود اپنی واہ واہی کے خوگر نظر آئے۔ یا پھر مخالفین کے جواب میں امام موصوف کی تعلیمات کو پیش کرنے کے بجائے اس سے بھی زیادہ مخالفانہ جوش دکھاتے ہوئے مخالفوں کو جواب دیتے نظر آئے جس سے ہوا یہ کہ میدان جنگ ہمیشہ گرم رہا عوام حیرت سے منھ تاکتے کھڑے رہے کہ یہ ہمارے علماء ہیں جنھیں دیکھ کر شرمائیں یہود! لڑنا ہی عالموں کی ہے پہچان آج کل! آخر ان کی لڑائی کا فیصلہ کیا ہو اور کیسے ہو۔ دونوں ہی غیر ضروری اور غیر متعلق باتوں میں وقت صرف کر رہے ہیں۔ عوام کی رہنمائی دونوں ہی جانب سے نہیں ہو رہی ہے۔ صرف ایک دوسرے کے خلاف تبرّا بازی کے سوا اور کچھ کیا ہی نہیں جا رہا ہے جب کہ ایسا کرنے سے خود امام موصوف نے بھی منع فرمایا ہے!

بہرحال ہمیں خوشی ہوتی ہے یہ دیکھ کر کہ اب کچھ سنجیدہ اور اہل علم طبقہ اس طرف مائل ہے کہ بجائے مناظرانہ چشمکوں میں وقت ضائع کرنے سے بہتر یہ ہے کہ امام موصوف کی تحریروں کو چھوٹے چھوٹے کتابچوں کی شکل میں اخبارات میں شائع کرکے عوام کے لئے بہ آسانی دستیاب ہونے کے قابل بنایا جائے تاکہ عوام خود ہی انھیں پڑھ لیں اور جان لیں کہ امام احمد رضا خاں بریلوی "حقیقتہً" کیا تھے۔
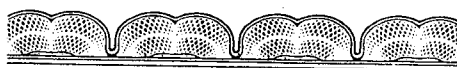
مولانا احمد رضا خان

حکیم محمد سعید

(چیئرمین ہمدرد فاؤنڈیشن)

برصغیر ہندوپاک میں انیسویں صدی کے اوائل سے بیسویں صدی کے نصف اوّل تک کا عہد سیاسی علمی اقتصادی اور معاشرتی اعتبار سے بڑا پرآشوب عہد گزرا ہے۔ ایک تو سلطنت کے خاتمے کا المیہ تھا دوسرا معاشرتی ڈھانچوں کی شکست و ریخت کا تھا تیسرا مذہبی فکر و عقیدے کے نظا پر حملہ تھا۔ جو نصرانیوں اور ہندوؤں دونوں کی طرف سے جاری تھا۔

لیکن یہ بھی اللہ تعالے کی بہت بڑی مصلحت تھی کہ اس نے اپنے دین اور دینی علوم کے حفظ و بقا کے لئے ہندوستان کے گوشے گوشے میں ایسے عالم، فقیہہ اور مجتہد پیدا کئے کہ بلاد اسلامیہ میں ان کی نظیر نہیں ملتی۔

ایسے ہی نادر الوجود علماء میں مولانا احمد رضا خاں بھی تھے جنھوں نے اپنی فقہی بصیرت اور علوم قرآنی میں اپنی مہارت کی بنا پر مختصر مدّت میں ایک ہزار سے زیادہ تصانیف پیش کیں۔ معاشرے میں جہاں اسلامی اقدار پر ضرب پڑتی دیکھی اسے مخالفین کی ایک سازش تصور کر کے مقابلے کی ایک اجتماعی فضا پیدا کی کہ سارا مسئلہ سیاسی زوال کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔

مولانا کا سب سے بڑا اور منفرد کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے عشق نبوی کو ایک قوت سے تعبیر کر کے مسلمانوں کے قلوب کو اس کے سوز و تپش سے معمور کر دیا اور ذات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق رکھنے والی ہر چیز خواہ علم ہو، سنت ہو، ہدایت ہو، تمام مسلمانوں کے لئے متاع بے بہا بن کر رہ گئی۔ ایسے وقت میں علوم اسلامیہ کو پوری آب و تاب کے ساتھ زندہ رکھنا اور اجتماعی طور پر ذات نبوی سے قلبی تعلق کے قیام کی ضرورت اور اہمیت پر زور دے کر ایک انقلاب آفرین کارنامہ انجام دیا اگر غور کیا جائے تو یہ حفظ ملت کی بڑی مؤثر تدبیر ہے اور ہر طرح کے زوال کے باوجود علوم اسلامیہ کے فروغ کا بہت بڑا راز بھی یہی ہے۔
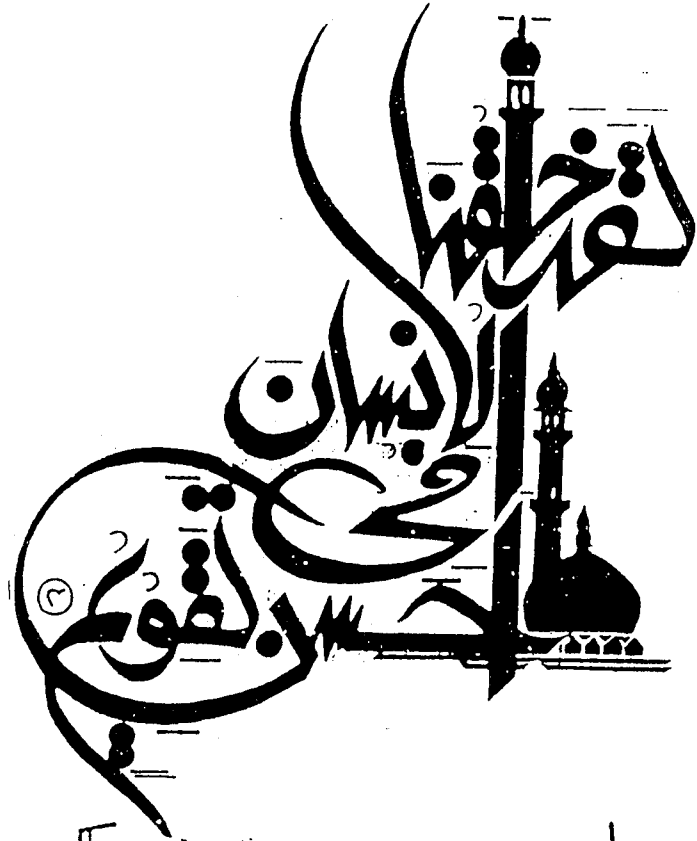
With Compliments
of

M/S FANCY GARMENTS

EXPORTERS OF GARMENTS

Address: (OFF)
5/85, DARIYALAL STREET
JODIA BAZAR, KARACHI
PAKISTAN

EXPORT REGISTRATION
W-041855

CORRESPONDENCE ADDRESS
& FACTORY:-
320 GARDEN WEST
LASBELLA KARACHI-5.
PAKISTAN

عالم اسلام کے

علامۂ کبیر

از حضرت شیخ علامہ السیّد یوسف السیّد ہاشم الرفاعی (الکویت)

پیشِ نظر تاثرات بین الاقوامی مقبولیت کے حامل محقق مصنف، مشرقِ وسطیٰ کے عظیم اسکالر علامہ السیّد یوسف السیّد ہاشم الرفاعی مد ظلہ العالی نے ہمیں عربی زبان میں امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۹ء کے موقع پر مرحمت فرمائے ہیں۔ جن کا اردو ترجمہ بھی نذرِ قارئین ہے۔ موصوف ایک جیّد عالمِ دین ہونے کے علاوہ جدید علوم پر بھی عبور رکھتے ہیں۔ آپ مؤتمر عالم اسلامی کے ایک نامور رہنما ہیں اور حکومت کویت کے وزیر مذہبی امور و اوقاف بھی رہ چکے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ سلسلہ رفاعیہ کے عظیم روحانی بزرگ اور شیخ طریقت ہیں، جن کے ارادتمند نہ صرف ممالک عرب بلکہ برصغیر پاک و ہند میں بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔ (ادارہ)

ولادت: آپ ۱۲۷۲ھ مطابق ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے اور آپ نے دینی علوم کی تدریس میں مختلف کامیابیاں حاصل کیں اور اس میں آپ نے مہارت حاصل کی۔ یہاں تک کہ آپ اپنی جوانی کی عمر میں فتویٰ نویسی پر قادر ہو گئے۔ اور یہ ایسا اس لئے بھی ہوا کہ آپ نے ایک معزز دینی گھرانے میں نشو و نما پائی تھی۔ آپ کے والد اور دادا بڑے علما اور زاہدوں میں سے تھے۔

جائے ولادت: آپ کی ولادت ہندوستان کے صوبہ یوپی کے شہر بریلی میں ہوئی تھی۔ اور اسی وجہ سے آپ اس شہر سے نسبت رکھتے ہوئے بریلوی کے لقب سے ملقب ہوئے۔ جیسا کہ ہندوستان کے شہروں میں رہنے والے علماء اور دیگر مشاہیر حضرات کا دستور رہا ہے۔

دینی خدمات:۔ مختلف شرعی علوم کا احاطہ کرنے اور چشتیہ، نقشبندیہ، سہروردیہ کے ساتھ ساتھ خاص طور پر سلسلۂ قادریہ میں خلافت اور بیعت کی اجازت، کے عطا ہونے کے بعد حضرت علامہ رحمۃ اللہ تعالیٰ تدریس، فتویٰ نویسی، تصنیف، وعظ وارشاد اور امت مسلمہ کے مختلف معاملات کی اصلاح میں مشغول ہو گئے۔

آپ کی بیش بہا تصنیفات کثیرہ:۔ حضرت شیخ نے مختلف دینی علوم میں عربی، اُردو اور فارسی زبانوں میں تقریباً ایک ہزار کتابیں اور رسائل تحریر فرمائے۔ اکثر تصنیفات مطبوعہ ہیں۔ یہ اللہ کا شکر ہے کہ آپ بڑے حوصلہ مند، ذہن رسا کے مالک، اور سریع التحریر تھے اللہ تعالیٰ کی مدد اور اس کے پیارے رسول حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے آپ پر علوم و معارف کی بے پایاں بارش ہوتی تھی۔ اور آپ کی اس خصوصیت کے بارے میں ایسے بہت سے شواہد ہیں کہ جنہیں وہ آدمی تلاش کر سکے گا کہ جو آپ کی کثیر نفع بخش تالیفات اور تصنیفات کا مطالعہ کرے گا۔

آپ کا اخلاق:۔ حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ۔ اخلاق جمیلہ اور آداب کریمہ کے مالک تھے۔ آپ اللہ سے محبت کرتے اور اسی کو راضی رکھنے میں کوشاں رہتے اور اس کے دشمنوں سے عداوت رکھتے۔ آپ اللہ جل جلالہٗ اور اس کے رسول جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم (کی ناموس وعظمت) کے معاملے میں بہت غیور تھے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ کی محبت:۔

حضرت شیخ رحمتہ اللہ تعالیٰ جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کریمہ کے ساتھ بے پناہ محبت کرتے تھے۔ یہاں تک کہ آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور شدید محبت کی وجہ سے عبد المصطفےٰ کا لقب اختیار کیا تھا۔ اور آپ ذکر مجالس کو اس مشہور قصیدے پر ختم فرماتے تھے جو آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح وثنا اور آپ کی عظمتِ شان کے بیان میں کہا ہے۔ اس قصیدہ کا مطلع یہ ہے:۔

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام
شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام

تصوف میں شیخ کا تعلق:۔ جیسا کہ آپ ہم نے ذکر کیا کہ حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالےٰ نے اپنے زمانے کے اکابرین مشائخ اور عارفان باللہ سے طریقت وسلوک میں تربیت حاصل کی۔ ان مشائخ کرام نے آپ کو خلافت واجازت سے نوازا اس لئے کہ انھوں نے اپنے بعد حضرت ممدوح کو تزکیہ نفس اور تربیت سلوک کے لئے اہل اور مستحق پایا۔ آپ نے اس اہم سلسلہ کو اچھی طرح قائم کیا۔ آپ شریعت اور طریقت دونوں کے جامع تھے اور آپ، ان دونوں کے درمیان فرق کو مٹانے والے تھے۔ آپ کا قول ہے۔

"بیشک شریعت اصل ہے اور طریقت اس کی فرع ہے شریعت منبع ہے اور طریقت اس سے نکلا ہوا ایک دریا۔ شریعت ہی وہ راہ جس سے وصول الی اللہ ہے

اس کے سوا آدمی جو راہ چلے گا اس کی راہ سے دور پڑے گا۔"
حضرت شیخ کا یہ مسلک آپ کے ان مخالفین کے کذب و افترا اور دشمنی کو اجاگر کرتا ہے جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی مخالفت کی تھی کہ

"اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لائے تو تحقیق کر لو۔ کہ کہیں کسی قوم کو بے جا ایذا نہ دے بیٹھو پھر اپنے کیئے پر پچھتاتے رہ جاؤ گے۔"

شیخ احمد رضا خاں رحمۃ اللہ تعالیٰ کو جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ سے کمال درجہ کا عشق تھا۔ اور وہ شریعت مصطفویہ علیٰ صاحبہا افضل الصلوۃ والسلام کے مکمل پیروکار تھے۔

آپ کا جہاد:- جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد کے دور ابتلا میں انہوں نے مسلمانوں کی رہنمائی کرتے ہوئے ہندوستان کے انگریز اور کفار و مشرکین نو آبادیاتی کفار کے ساتھ ہر قسم کے لین دین اور اُن کے ساتھ وداد و محبت کے سلوک کے عدم جواز کا فتویٰ دیا تھا اور آپ نے یہ فتویٰ دیا کہ ہر مشرک کے ساتھ کسی قسم کی محبت مطلقاً حرام ہے۔ یہاں تک کہ اگرچہ وہ مشرک فرمانبردار ذمی کیوں نہ ہو یا اگر وہ مشرک اس مسلمان کا بیٹا، باپ، بھائی یا کوئی اور قریبی عزیز ہی کیوں نہ ہو۔

آپ کا تقویٰ اور پرہیزگاری:- حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ ہمیشہ پانچوں نمازیں جماعت کے ساتھ پابندی سے ادا کرتے تھے۔ اپنے تمام حالات میں نہایت تقویٰ اور پرہیزگاری کے ساتھ اللہ کی یاد میں مشغول رہتے۔ آپ نے ۱۲۹۵ھ مطابق ۱۸۷۸ء میں فریضہ حج کی ادائیگی اور اللہ کے حبیب جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تربت انور کی زیارت کے لئے حرمین شریفین کا سفر کیا۔ اور آپ نے فرصت کو غنیمت سمجھتے ہوئے اس مقدس سرزمین کے علماء صلحاء اور محدثین سے ملاقاتیں کیں اور ان سے علوم شرعیہ میں، سلوک اور تصوف میں سنادات اجازت کا تبادلہ کیا۔ اس کے بعد آپ نے حج و زیارت اور علمی و قلبی منافع کے مزید حصول کے لئے حرمین شریفین کا دوبارہ سفر کیا۔

آپ کا مرتبہ و مقام:- اکثر حضرات حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ کو امت مسلمہ کے لئے اور خاص طور پر ہندوستان کے شہروں میں رہنے والی امت مسلمہ کے لئے اپنے وقت کا مجدد بیان کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے آپ کو مجدد الامت کا لقب دیا گیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مبارک فرمان کے مطابق کہ

"بے شک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر زمانے کے اختتام پر یا ہر سو سال پر ایک ایسے شخص کو اٹھائے گا کہ جو اس کے دین کی تجدید کرے گا۔"

اور بے شک اہل سنت والجماعت کی بڑی جماعت برصغیر میں (جو کہ آجکل ہندوستان پاکستان اور بنگلہ دیش پر مشتمل ہے) اور وہی بڑی جماعت والے آپ کو آج تک اپنا امام اور رہبر مانتے ہیں۔ اور وہ

آپ کے مشہور ترجمۂ قرآن کریم بنام کنز الایمان کو پڑھتے رہتے ہیں اور اس کی اشاعت کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی مجالس اور محافل میں خاص طور پر میلاد شریف کی محفل میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں آپ کے لکھے ہوئے (مخلصانہ) نعتیہ اشعار اور قصیدوں کو پڑھتے چلے آرہے ہیں۔ اور حضرت شیخ رحمۃ اللہ تعالیٰ نے اللہ تعالیٰ کی طرف انتقال نہیں فرمایا۔ یہاں تک کہ آپ نے دین کی تجدید میں روح کو بیدار کرنے میں اسلام پر غیرت دلانے میں اور مسلمانوں کی عقل اور قلوب میں اپنے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کو بیدار کرنے میں آپ نے اس کے عظیم پیغام کی ادائیگی کا حق نہ ادا کر دیا۔

اللہ تعالیٰ آپ پر کشادہ رحمت فرمائے اور آپ کو اپنی کشادہ جنتوں میں سکون عطا فرمائے۔ اور آپ کے علوم و فیوض سے مخلص مسلمانوں کی اکثریت کو نفع عطا فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ ہمارے سردار جناب محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور آپ کے آل اور اصحاب پر رحمتیں نازل فرمائے اور سلام بھیجے۔

عبد فقیر
یوسف السید ہاشم الرفاعی
۸ ذی الحجہ ۱۴۰۹ھ مطابق (الکویت)
۱۱ جولائی ۱۹۸۹ء میلادی

NOW
WITH NUTRASWEET™
Big on taste
Low on calories
diet pepsi
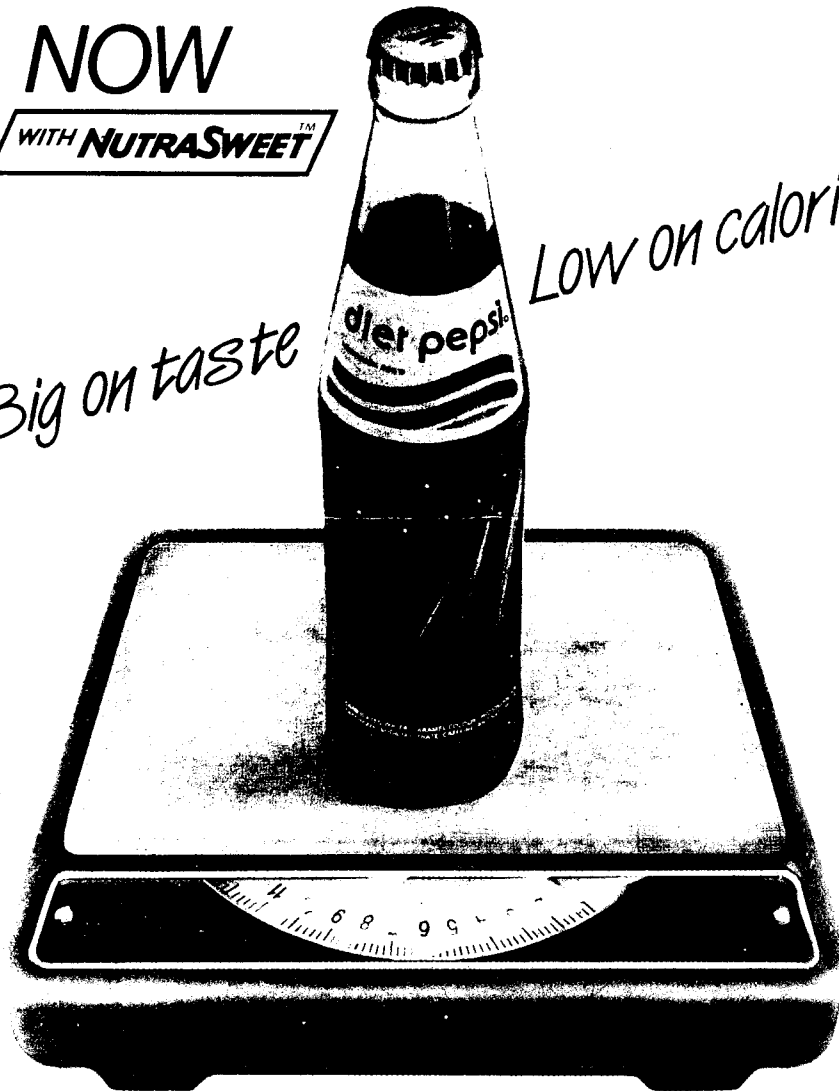
بچوں کے
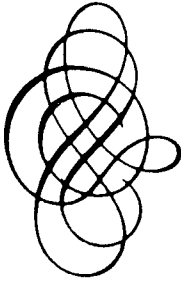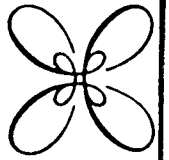
اعلیٰ حضرت

نعمان بن ناصر (عمر ۸ سال) ایجوکیشن ماڈل اسکول گلشن اقبال کراچی کی تیسری جماعت کے ایک ذہین اور ہونہار طالب علم ہیں اور اس کم عمری میں بے شمار تقریری مقابلوں میں انعام حاصل کر چکے ہیں۔
امام احمد رضا کانفرنس ۱۹۸۶ء کے موقع پر کی گئی ان کی فی البدیہہ تقریر قارئین کرام کے افادے کے لئے پیش کی جا رہی ہے، جو اس سعادت مند بچے کی ذہانت، اعتماد، ذوق مطالعہ اور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے اس کی محبت و عقیدت کی غماز ہے۔
ہماری دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس ہونہار نونہال کی عمر و صحت اور علم و عمل میں برکتیں عطا فرمائے اور اسلاف کرام کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم اما بعد اعوذ باللہ من الشیطان الرّجیم

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

صدرِ محترم، مہمانانِ گرامی، بزرگو اور دوستو! السّلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ہم میں سے کون ہے جو عاشقِ رسول، عالم باعمل حضرت امام احمد رضا خاں صاحب علیہ الرحمۃ کے نام سے واقف نہیں۔ جب بھی آپ کا اسم مبارک زبان پر آتا ہے تو نگاہیں خود بخود ادب و احترام سے جھک جاتی ہیں آپ کا موضوعِ سخن اللہ جل جلالہ اور اس کے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت و محبت رہا ہے۔ آپ کو عربی فارسی اور اردو زبانوں پر مکمل عبور حاصل تھا۔ یہی وجہ ہے کہ عرب و عجم کے علماء کی اکثریت آپ کی قدر دان تھی۔
آپ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بیحد شیدائی تھے اور ان کو نذرانۂ سلام کچھ اس طرح پیش کیا ہے۔

مصطفےٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام ۔ شمع بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام

صدر گرامی! حضرت امام احمد رضا کی ذہانت اور قابلیت کا اندازہ اس طرح لگایا جا سکتا ہے کہ آپ نے انتہائی کم عمری میں کلام پاک ختم کر لیا اور ۱۳ سال کی عمر میں فتویٰ جاری کیا جس کو مستند مانا گیا اور قرآن پاک کا اردو ترجمہ کنز الایمان خوبصورت الفاظ اور محاوروں میں پیش کرنے کا شرف حاصل کیا۔

یہی وجہ ہے کہ آپ کو امام الکلام، اسلام کا جید عالم، شیخ طریقت، عاشق رسول، امام الحدیث، حسان الہند، امام الشعرا و امام اہلسنت جیسے القابات سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ سچے عاشق رسول تھے، آپ نے بے شمار خلق خدا کو نیکی کی راہ دکھائی اور غلط و بے بنیاد روایتوں کی تردید کی۔ آپ کی اسی حق پرستی نے آپ کو ماسواء اللہ سے بے خوف بنا دیا ؎

خوف نہ رکھ رضاؔ ذرا تو، تو ہے عبد مصطفےٰ : تیرے لئے امان ہے تیرے لئے امان ہے

صدر ذی وقار! میں یہ بھی بتاتا چلوں کہ آپ دُبلے پتلے مگر پُراثر شخصیت کے مالک تھے جبکہ گفتار اور کردار میں اللہ کی برہان اور سچے عاشق رسول تھے یہی وجہ ہے کہ آپ کے دل میں تڑپ، نظر میں حیا، عقل میں سلامتی اور زبان میں تاثیر تھی۔ آپ کو سائنس، فلسفہ، تصوّف اور آسمانی علوم پر بھی حد درجہ کمال حاصل تھا اور اس زمانے کے بڑے بڑے جیّد علماء و سائنسداں بھی آپ سے رہنمائی حاصل فرماتے تھے۔

بزرگو اور دوستو! انکی قابلیت کا یہ عالم تھا کہ جس مسئلے پر قلم اٹھایا تو اس کو الم نشرح کر کے چھوڑا۔ غرض کہ وہ کون سا علم ہے جس پر انہوں نے عمل کرنے کی کوشش نہ کی ہو۔ آپ نے حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بتائے ہوئے راستے پر عمل کرتے ہوئے اسلام کی بے بہا خدمت کی۔ حدیث و فقہ میں آپ کا کوئی مدِمقابل نہیں تھا البتہ کچھ علماء کو بعض باتوں سے اختلاف تھا۔ لیکن آپ کی علمی قابلیت کو مدِنظر رکھتے ہوئے ان کی زندگی میں کسی کو سامنے آنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ ؎

ملک سخن کی شاہی تم کو رضاؔ مُسلّم : جس سمت آگئے ہو سکے بٹھا دیئے ہیں

علامہ اقبال بھی آپ کی قابلیت سے متاثر تھے اور لاہور کے ایک جلسے میں نعت سنا کر دعائیں لیں۔

۲۸ اکتوبر ۱۹۲۱ء کو آپ اِس دنیائے فانی سے رخصت ہوگئے اور جیسا کہ ہمارا ایمان ہے کہ ؎

ہر کہ آمد بہ جہاں اہل فنا خواہد بود : آنکہ پائندہ و باقی است خدا خواہد بود

۱۹۴۶ء میں آپ کے پیروکاروں نے بنارس میں ایک کانفرنس بلوائی جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی اور پاکستان کے حق میں فیصلہ دے کر دنیا کو بتلا دیا کہ مسلم ملّت ایک ہے اور پاکستان بن کر رہے گا۔

صدر ذی وقار! یہ حقیقت ہے کہ دنیا میں وہی قومیں باقی رہتی ہیں جو اپنے محسنوں کی قدر شناس ہوتی ہیں۔ ان کے بتائے ہوئے اصولوں کو فراموش نہیں کرتیں لیکن افسوس ہے کہ آج ہم دینِ مصطفےٰ سے بھٹکے ہوئے ہیں، بھائی بھائی کا دشمن بنا ہوا ہے اور اندھے بن کر ذلت و رسوائی کی جانب جا رہے ہیں تو آخر اس امت کا انجام کیا ہوگا؟

اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم مسلمانوں کو نیکی دے اور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا شیدائی بنا دے تاکہ ہم سب اُسوۂ حسنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پروانوں کے بتائے ہوئے پیغام پر عمل کریں۔ آمین

A
Dose
of
Encouragement

جہانِ رضا

مرتبین:

وجاہت رسول قادری

پروفیسر مجید اللہ قادری

بیرونی ممالک کے علمأ و مشائخ کی ادارے میں آمد

اختر ملت نبیرۂ اعلیٰحضرت حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری قبلہ دامت برکاتہم (فاضل جامعہ ازہر سجادہ نشین خانقاہ عالیہ قادریہ رضویہ بریلی شریف) نے ۲۷ رمئی سے ۲۲ رجولائی ۱۹۸۹ء تک پاکستان کا دورہ فرمایا اس دوران آپ نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کا دورہ بھی فرمایا اور ادارے کی اشاعتی کارکردگی کو سراہا۔

آپ سے قبل حضرت مولانا سید محمد اجمل حسین اشرفی مدظلہ (سجادہ نشین، خانقاہ اشرفیہ، کچھوچھہ شریف) حضرت علامہ مفتی عبدالمنان کلیمی مدظلہ (تلمیذ رشید، صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی علیہ الرحمہ) شہزادہ اعلیٰحضرت حضرت مولانا محمد قمر رضا خاں قادری مدظلہ (بریلی شریف) پروفیسر علامہ سید ظہیر الدین زیدی مدظلہ (تلمیذ رشید صدر الشریعہ، سابق لیکچرار، علی گڑھ یونیورسٹی بھارت) اور مبلغ اسلام حضرت علامہ محمد ابراہیم خوشتر صدیقی مدظلہ (خلیفہ، حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمۃ، بانی و صدر انٹرنیشنل سنی رضوی سوسائٹی، برطانیہ) نے پاکستان کا دورہ فرمایا تو ان حضرات نے ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے مرکزی دفتر کا بھی دورہ کیا اس موقع پر اراکین ادارہ نے ان فضلاء کرام کے اعزاز میں الگ الگ علمی نشستوں کا اہتمام کیا جس میں امام احمد رضا کی علمی اور فکری خدمات کے مختلف گوشوں پر ان حضرات نے اظہار خیال کیا جبکہ علامہ ظہیر الدین زیدی صاحب مدظلہ نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ کے فقہی مقام پر بصیرت افروز انداز میں روشنی ڈالی۔

متذکرہ علمأ و مشائخ نے ادارے کی علمی اور تحقیقی خدمات کو سراہا۔

ایک اہم خبر

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ کے ترجمۂ قرآن کنز الایمان کا اصل مسودہ بقلم صدر الشریعہ مولانا امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ کانپور (بھارت) میں محفوظ ہے اس کی فوٹو کاپی علامہ عبدالمنان کلیمی مدظلہ کی معرفت ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کراچی نے حاصل کرلی ہے ادارہ اس تعاون پر ان کا بیحد ممنون ہے۔

اشاعتی خبریں

نظریۂ ردّ حرکتِ زمین پر امام احمد رضا محدّث بریلوی قدس سرہٗ کی معرکۃ الآرا سائنسی تحقیق "فوز مبین در ردّ حرکتِ زمین" ہندوستان کے مشہور اسکالر علامہ عبدالنعیم عزیزی مدظلہ فاضل علیگ کی ترتیب و پیشکش کے ساتھ پہلی مرتبہ ادارۂ "سنی دنیا" بریلی شریف (ہندوستان) سے شائع ہوگئی ہے۔

پاکستان میں "ادارۂ تحقیقاتِ امام احمد رضا" اس کتاب کو اردو اور پھر انگریزی میں شائع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ نے ۱۹۱۹ء میں مشہور امریکی منجم "پروفیسر البرٹ ایف۔ پورٹا" کی پیش گوئی کے ردّ میں ایک رسالہ "معینِ مبین بہر دورِ شمس و سکونِ زمین" قلمبند فرمایا تھا یہ رسالہ ماہنامہ "الرضا" (بریلی شریف) کے دو شماروں صفر و ربیع الاوّل ۱۳۳۸ھ/۱۹۱۹ء میں شائع ہوا بعد میں ماہنامہ "نوری کرن" (بریلی شریف) نے جولائی ۱۹۶۳ء کے شمارہ میں شائع کیا اور پاکستان میں ہفت روزہ "افق" (کراچی) نے ۲۲ جنوری ۱۹۸۰ء کے شمارہ میں شائع کیا جبکہ مرکزی مجلس رضا لاہور نے اسے ۱۹۸۰ء میں ایک کتابی صورت میں طبع کیا تھا۔ محترم نگار عرفانی صاحب چشتی صابری نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو ادارہ ھذا امسال کانفرنس کے موقع پر کتابی صورت میں شائع کر رہا ہے۔

پاکستان کے مشہور و معروف دانشور اور طب اسلامی کے ماہر جناب حکیم سعید صاحب (چیئرمین ہمدرد فاؤنڈیشن) نے امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ کی طبی بصیرت کے حوالے سے ایک تحقیقی مقالہ "امام احمد رضا اور طب" رقم کیا ہے جو ادارۂ ھذا کے سالنامہ "معارف رضا ۸۹ء" میں شائع کیا جا رہا ہے یہ اپنی نوعیت کا اس موضوع پر پہلا مقالہ ہے۔

علامہ محمد احمد مصباحی بھیروی مدظلہ (مدرس، جامعہ اشرفیہ مبارکپور) نے تصوف کے حوالے سے امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت پر ایک بسیط مقالہ "امام احمد رضا اور تصوّف" کے عنوان سے تحریر کیا ہے جو ہندوستان کے مشہور تحقیقی و تصنیفی مرکز المجمع الاسلامی (مبارکپور) نے کتابی صورت

میں شائع کیا ہے جبکہ پاکستان میں رضا اکیڈیمی (لاہور) نے طبع کرایا ہے۔

ملک کے مشہور محقق و دانشور اور ماہر "رضویات" پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ (پرنسپل گورنمنٹ ڈگری کالج ٹھٹھہ، (سندھ) امام احمد رضا فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کی سوانح حیات "حیات امام احمد رضا" کے نام سے جدید تحقیقی انداز میں مرتب فرما رہے ہیں جو تقریباً چھ چھ سو صفحات کی دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہوگی۔ انشاءاللہ تعالیٰ ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا کے پلیٹ فارم سے بہت جلد یہ کتاب اہل علم اور محققین کے افادے کے لئے پیش کردی جائے گی۔ امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی سوانح حیات پر اس سے قبل اتنی ضخیم کتاب آج تک نہیں لکھی گئی۔

معروف محقق اور ادیبِ شہیر علامہ شمس الحسن شمس بریلوی مدظلہ فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ عالمگیری (فتاویٰ ہندیہ) کا ایک تقابلی جائزہ مرتب فرما رہے ہیں جو تکمیل کے مراحل میں ہے۔ اپنی نوعیت کی یہ واحد کتاب تقریباً پانچ سو صفحات (۵۰۰) پر مشتمل ہوگی۔ یہ فقہ اسلامی خصوصاً فقہ حنفی سے دلچسپی رکھنے والے طلبا و علماء اور وکلاء کے لئے ایک نادر تحفہ ہوگی۔ علمی اور تحقیقی حلقوں میں اس کی افادیت کے پیش نظر ادارہ ھذا اس کی جلد طباعت کے لئے کوشاں ہے۔

فیض ملّت علامہ محمد فیض احمد اویسی رضوی مدظلہ (شیخ الحدیث جامعہ اویسیہ رضویہ، بہاولپور) نے "امام احمد رضا کا فقہائے سلف سے اختلاف اور اس کی نوعیت" کے عنوان سے ایک علمی و تحقیقی مقالہ لکھا ہے جو کہ آئندہ سالنامہ معارف رضا ۱۹۹۰ء میں شائع کیا جائے گا۔

عثمانیہ یونیورسٹی حیدر آباد دکن (ہندوستان) سے پروفیسر ڈاکٹر قمر النساء صاحبہ نے تحریکِ آزادی کے عظیم مجاہد علامہ فضل حق خیر آبادی رحمۃ اللہ علیہ پر عربی میں مقالہ لکھ کر ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی تھی۔ یہ مقالہ ہندوستان سے کتابی صورت میں شائع ہو گیا ہے جبکہ پاکستان میں بھی مکتبہ قادریہ (جامعہ نظامیہ رضویہ، لاہور) کے زیر اہتمام زیورِ طباعت سے مزیّن ہو چکی ہے۔

پروفیسر علامہ جلال الدین نوری مدظلہ (لیکچرار علوم اسلامیہ کراچی یونیورسٹی، ایڈیٹر ماہنامہ "الدعوۃ" عربی) امام احمد رضا خاں رحمۃ اللہ علیہ کی سیرت و کردار" کے عنوان پر عربی میں ایک جامع کتاب لکھ رہے ہیں۔ ادارۂ ہذا جلد ہی اس کو زیورِ طباعت سے مزین کر کے قارئین کی خدمت میں پیش کرنے کی سعی کرے گا۔

نوجوان نسل کے لئے امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمۃ کا مختصر مگر جامع تعارف پروفیسر ڈاکٹر محمد مسعود احمد مدظلہ نے "رہبر و رہنما" کے نام سے قلم بند فرمایا تھا جو کہ ادارۂ ہذا کے علاوہ کئی ادارے شائع کر چکے ہیں۔ محترم نگار عرفانی صاحب چشتی صابری نے اس کا انگریزی میں ترجمہ کیا ہے جو کہ ادارۂ ھذا امسال کانفرنس کے موقع پر الگ کتابی صورت میں شائع کر رہا ہے۔

مرکزی مجلسِ رضا، واہ کینٹ نے اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ علیہ کے ترجمۂ قرآن "کنز الایمان" اور صدر الافاضل مولانا نعیم الدین مرادآبادی علیہ الرحمۃ کے تفسیری حاشیے "خزائن العرفان" سے مزیّن قرآن مجید کے تیس پارے الگ الگ جلدوں میں شائع کر دیئے ہیں ملنے کا پتہ درج ذیل ہے۔

(مرکزی مجلس رضا) کوارٹر نمبر ۲۳ جی ۳۴۔ واہ کینٹ، راولپنڈی)

امام احمد رضا خاں محدّث بریلوی قدس سرہٗ کی شان میں شعرائے کرام اور علمائے عظام کا منظوم ہدیۂ عقیدت" گلستانِ اعلیٰحضرت" کے نام سے بزم رضائے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) راہوالی نے شائع کیا ہے۔

پتہ:۔ احمد بشیر رضوی، بزمِ رضائے مصطفےٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) غوثیہ چوک راہوالی، گوجرانوالہ)

پروفیسر حافظ محمد شکیل اوج (لیکچرار، وفاقی گورنمنٹ اردو کالج کراچی) نے امام احمد رضا کوئز بک" کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کی ہے جو زیر طبع ہے۔

صاحبزادہ وجاہت رسول قادری نے قرآن مجید کے اردو تراجم کا ایک تحقیقی جائزہ تیار کیا ہے جو کہ سالنامہ معارف رضا ۸۹ء میں "قرآن پاک کے اردو تراجم کا تقابلی جائزہ" کے عنوان سے شائع ہو رہا ہے۔

فاضل نوجوان پروفیسر مجید اللہ قادری (شعبۂ ارضیات، جامعہ کراچی) نے ایک تحقیقی مقالہ بعنوان "قرآن، سائنس اور امام احمد رضا" لکھا ہے جو اپنے طرز کا اچھوتا مقالہ ہے اس میں موصوف نے امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کی ستّر علوم و فنون پر دسترس ثابت کی ہے۔ یہ مقالہ ادارۂ ہذا کے سالنامہ معارف رضا ۸۹ء کے علاوہ کتابی صورت میں الگ سے بھی شائع کیا جا رہا ہے۔

صحافتی خبریں

"رضا اکیڈمی" لاہور، مرکزی مجلس امام اعظم لاہور اور بزم عاشقان مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم" لاہور یہ تینوں ادارے امام احمد رضا اور مسلک اہل سنت پر بڑی سرعت سے مفید و معیاری لٹریچر شائع کر رہے ہیں

"رضا اکیڈمی" بمبئی، جامعہ اشرفیہ اعظم گڑھ کا ادارۂ اشاعت المجمع الاسلامی، ادارہ ماہنامہ "حجاز جدید" نیو دہلی ادارۂ ماہنامہ "قاری" دہلی، ادارۂ ماہنامہ سنی دُنیا بریلی شریف ادارہ ماہنامہ "اعلیٰحضرت" بریلی شریف ہندوستان میں امام احمد رضا اور مسلک اہلسنت وجماعت کی ترویج و اشاعت کا بڑی سرعت سے کام کر رہے ہیں جبکہ مانچسٹر (برطانیہ) میں مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی صاحب کی نگرانی میں انٹرنیشنل سنی رضوی سوسائٹی بھی سرگرم عمل ہے

راجہ محمد طاہر رضوی (بی اے۔ ایل ایل بی) پاکستان کے مدارسِ اہلسنت وجماعت کے عنوان سے ایک کتاب مرتب کر رہے ہیں جس میں پاکستان کے تمام مدارسِ اہلسنت کا مفصل تذکرہ ہوگا۔ مدارس کے مہتمم حضرات درج ذیل پتہ پر رجوع کریں۔
(مکان نمبر ۹۹/۴۲۴، گلی راجگان محلہ پیراں غیب جہلم)

کراچی سے اہلسنت وجماعت کا ایک ماہنامہ رضا (اُردو) محترم مقبول احمد کی ادارت میں جاری ہوا ہے رابطے کے لئے پتہ۔
(۱۶/۶ فیڈرل بی ایریا، لیاقت آباد کراچی)

بہاولپور سے محترم محمد فیاض احمد اویسی رضوی صاحب کی ادارت میں ماہنامہ "فیضِ عالم" (اُردو) جاری ہوا ہے رابطے کے لئے پتہ۔ (جامعہ اویسیہ رضویہ سیرانی روڈ بہاولپور)

دعائے صحت کی اپیل

ادارے کے سرپرست اور محسن حضرت حمید اللہ قادری حشمتی صاحب (والدِ ماجد پروفیسر مجید اللہ قادری، معتمد ادارہ) ایک طویل عرصے سے صاحب فراش ہیں ادارہ اپنے تمام محبین اور مخلصین سے درخواست گذار ہے کہ اللہ تعالیٰ سے ان کی صحت عاجلہ اور شفائے کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

متفرق خبریں

۲۲ جولائی ۱۹۸۹ء کو پاکستان ٹیلی ویژن نے اپنے کراچی سینٹر کے پروگرام "ٹی وی انسائیکلوپیڈیا" میں امام احمد رضا علیہ الرحمۃ کے علمی، دینی، فکری اور سیاسی کارناموں پر مبنی ایک تحقیقی دستاویزی پروگرام نشر کیا جس کو پورے ملک کے ٹی وی کے ناظرین نے بہت سراہا اس پروگرام کی تدوین میں ادارۂ تحقیقات امام احمد رضا نے بھرپور تعاون کیا (پروگرام کی عوامی پسندیدگی اور مقبولیت کے پیش نظر ادارۂ ہذا نے حکومت سے اس کو دوبارہ نشر کرنے کی اپیل کی۔ جس پر ۱۲ اگست ۱۹۸۹ء کو یہ پروگرام قندِ مکرر کے طور پر دوبارہ نشر کیا گیا)

امسال ادارہ "ماہنامہ قاری" دہلی کے زیر اہتمام (مدھن ہال) دہلی میں اپنی نوعیت کی پہلی "امام احمد رضا کانفرنس" منعقد کی گئی جس کی صدارت مولانا محمد سبحان رضا خاں سجادہ نشین خانقاہ رضویہ بریلی شریف نے کی جبکہ ہندوستان کے مشہور اسکالرز پروفیسرز، محققین و دانشوروں نے مقالاجات پیش کئے، اس میں علامہ یٰسین اختر مصباحی صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر غلام یحییٰ انجم صاحب نے بھی اپنے اپنے مقالات پیش کئے۔ سامعین میں ہر مکتبۂ فکر کے دانشور اور اہل علم حضرات شریک ہوئے۔

مولانا محمد اسرائیل نقشبندی کے زیر نگرانی ہر سال "محمد پور" ڈھاکہ، بنگلہ دیش میں یوم رضا منایا جاتا ہے جس میں نامور علماء و مشائخ شرکت کرتے ہیں۔ مولانا محمد سعید نوری کی زیر نگرانی بمبئی میں اور مولانا محمد ابراہیم خوشتر صدیقی کی زیر نگرانی مانچسٹر، برطانیہ میں ہر سال یوم رضا منایا جاتا ہے۔

With Compliments of
M/S UNIQUE ENTERPRISES
MOHAMMAD SHAH STREET, NANAK WARA, KARACHI.
PHONES: 729307-732716-733826

With Compliments
of
M/S AGRO PROCESSORS &
ATMOSPHERIC GASES
(Private) LTD.
F/392 S.I.T.E. KARACHI.
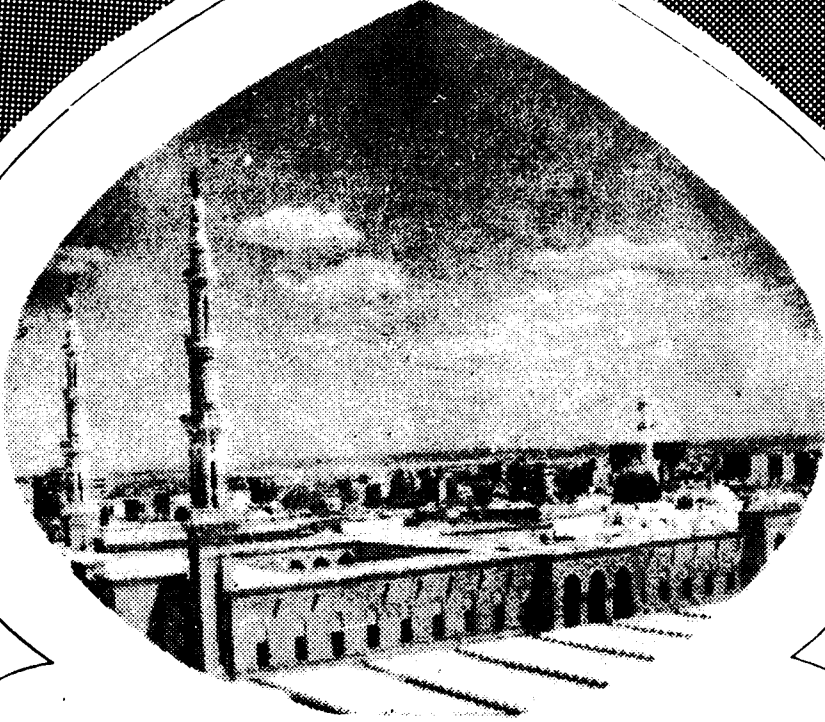
خِرد دیکھے اگر دل کی نگہ سے
جہاں روشن ہے نورِ لَا اِلٰہ سے
فقط اک گردشِ شام و سحر ہے
اگر دیکھیں فروغِ مہر و مہ سے!
اقبال
PSO
پاکستان اسٹیٹ آئل کمپنی لمیٹڈ
PID (Islamabad)
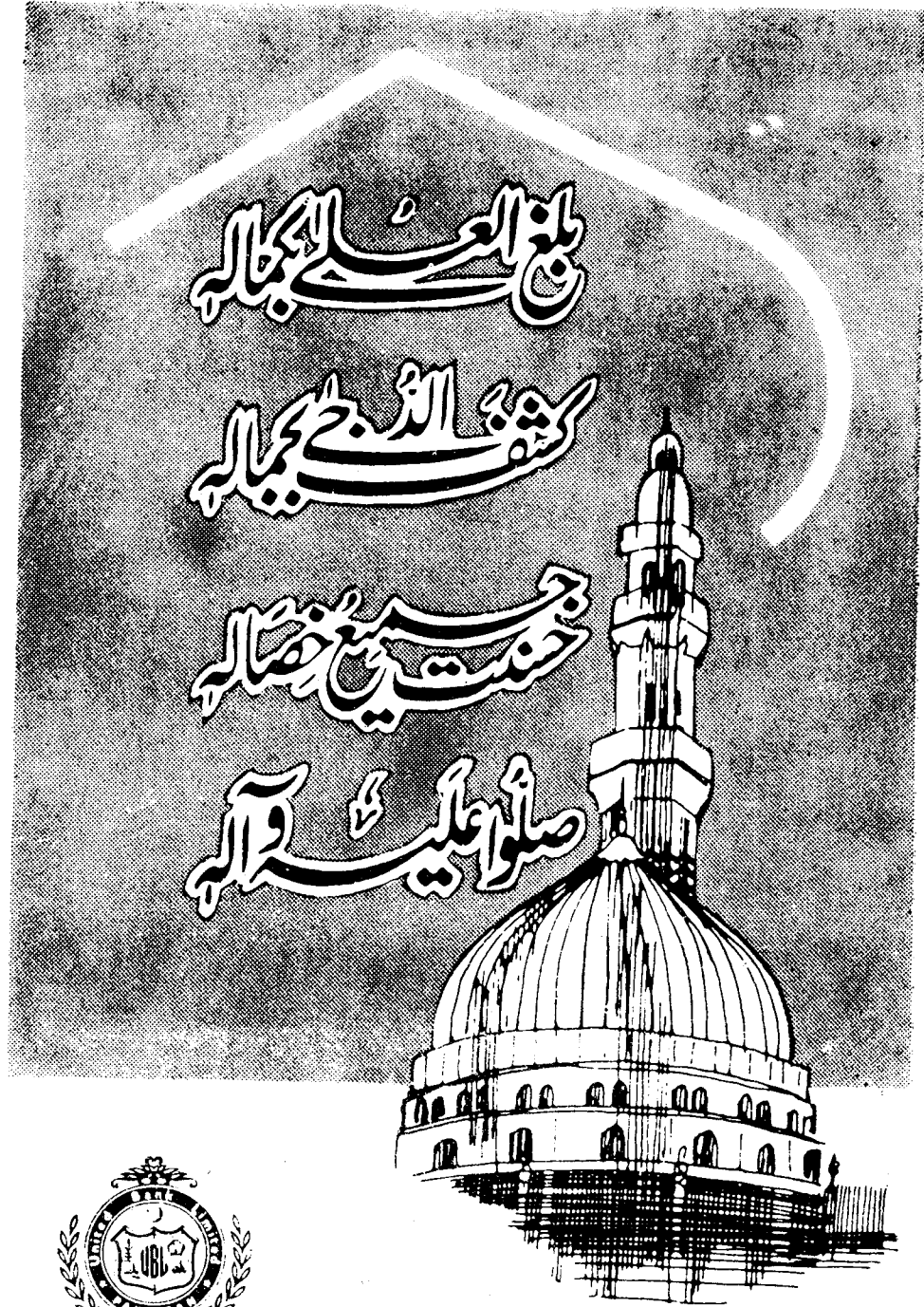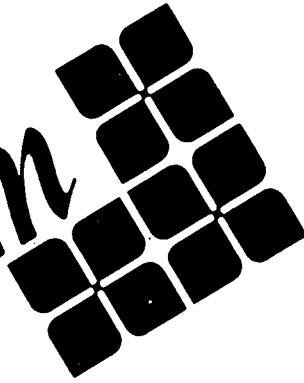
With
Compliments
from
GulAhmed
TEXTILE MILLS LTD.
Sattar Chambers, 29, West Wharf Road, Karachi
Telephone: 202704-08 Telex: 2640 ABAD PK.
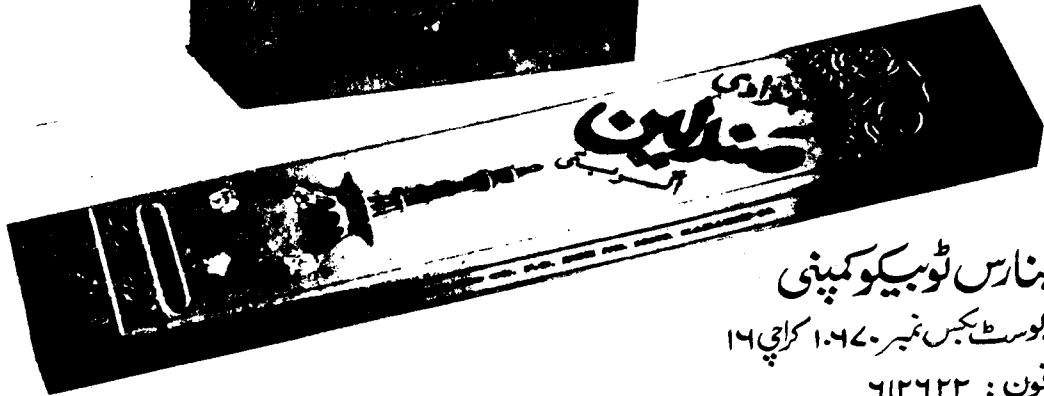
ایک روائتی خوشبو
دورِ جدید کی تمام تر رعنائیوں کے ساتھ
شہزادی
صندلین
اگربتّی
بنارس ٹوبیکو کمپنی
پوسٹ بکس نمبر ۱۰۶۷۰ کراچی ۱۶
فون : ۶۱۲۶۲۲
marksman